کا پتہ — إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

THE ALFAZL QADIAN

قادیان بٹالہ

اخبار ہفتہ میں دو بار

الفضل

قادیان

ایڈیٹر — غلام نبی ✣ اسسٹنٹ — مہر محمد خان

نمبر ۳۷ | مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۲۳ء یوم جمعہ | مطابق ۲۹ر ربیع الاول ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے بفضل خدا بخیریت ہیں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ احباب دعا فرماویں ؛

۵ر نومبر کو علاقہ ارتداد میں مجاہدین کا ایک اور وفد روانہ ہوا۔ جنہیں شامل ہونیوالے اصحاب کے نام اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہیں۔ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح مع مجمع کثیر کے گاؤں کے باہر تک الوداع کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور حضور نے ایک مختصر سی تقریر بھی فرمائی۔ وفد سوم جو [illegible] خواجہ نذیر [illegible] سے تشریف لے آئے ہیں [illegible] مولوی محمد حسین صاحب سے کامیاب مباحثہ ہوا ؛ حضرت نواب محمد علی خان صاحب ۷ر نومبر [illegible] تشریف لے [illegible]

امریکہ میں تبلیغ اسلام

اسلام کا عیسائیت سے مقابلہ

(از مولوی محمد دین صاحب بی اے مبلغ اسلام مقیم شکاگو)

نومسلمین اس ہفتہ چار اشخاص مشرف باسلام ہو کر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ ان میں سے ایک ۳۰ سال تک خود پادری رہ چکے ہیں اور وہ ہیں بھی اچھے تعلیم یافتہ ؛

ایک پرجوش نومسلمہ مسز سعیدہ ایک بڑی پرجوش نومسلمہ ہے۔ وہ گاہے گاہے وعظ کرتی ہے۔ اس کا اپنا فرض منصبی اسقدر سخت ہے۔ کہ اس کی ملازمت ۱۴ گھنٹے کی ہے۔ لیکن ایک دن کا وقفہ اس کو مل جاتا ہے۔ اس میں وہ تبلیغ کرتی ہے۔ گذشتہ اتوار کی شام اس نے دو گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ بہت سے لوگ اس کے لیکچر سے متاثر ہو کر مسجد احمدیہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ اور تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک مشرف باسلام بھی ہو گئے ہیں۔ کئی ایک زیادہ واقفیت اور اطلاع چاہتے ہیں ؛

ایک بت پرست رئیس اور پادری صاحبان کونگو افریقہ کے ایک علاقہ میں کوئی بت پرست رئیس ہے جو تخت نشینی چھوڑ عزلت گزینی کی طرف مائل ہوا ہے۔ اس نے یکصد کے قریب بیویاں لونڈیاں باندیاں ہیں۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ ان میں سے پچاس جوان جوان اپنے بیٹے کے حوالے کر دے۔ یہاں سے بعض پادری اس کو اس امر سے باز رکھنے کیلئے جا رہے ہیں۔ بات تو اچھی ہے۔ لیکن پادری صاحبان نے

217

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ چار [illegible]

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ مہر محمد خان

نمبر ۳۷ | مورخہ ۹ نومبر سنہ ۱۹۲۳ء یوم جمعہ | مطابق ۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بفضل خدا بخیریت ہیں۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ احباب دعا فرمادیں ۔

۵ر نومبر کو علاقہ ارتداد میں مجاہدین کا ایک اور وفد روانہ ہوا جس میں شامل ہونیوالے اصحاب کے نام اسی پرچہ میں دوسری جگہ درج ہیں۔ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح مع مجمع کثیر کے گاؤں کے باہر تک الوداع کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور حضور نے ایک مختصر سی تقریر بھی فرمائی۔ وفد سورج غروب ہونے کے بعد روانہ ہوا۔ جناب [illegible] صاحب [illegible] سے تشریف لے آئے [illegible] [illegible] حضرت نواب محمد علی خان صاحب [illegible] تشریف [illegible]

امریکہ میں تبلیغ اسلام

اسلام کا عیسائیت سے مقابلہ

(از مولوی محمد دین صاحب بی اے مبلغ اسلام مقیم شکاگو)

نومسلمین اس ہفتہ چار اشخاص مشرف باسلام ہو کر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ ان میں سے ایک ۳۵ سال تک خود پادری رہ چکے ہیں اور وہ ہیں بھی اچھے تعلیم یافتہ ۔

ایک پرجوش نومسلمہ مسز سعیدہ ایک بڑی پرجوش نومسلمہ ہے۔ وہ گاہے گاہے وعظ کرتی ہے۔ اس کا اپنا فرض منصبی اس قدر سخت ہے۔ کہ اس کی ملازمت ۱۲ گھنٹے کی ہے۔ لیکن ایک دن کا وقفہ اس کو مل جاتا ہے۔ اس میں وہ تبلیغ کرتی ہے۔ گزشتہ اتوار کی شام اس نے دو گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ بہت سے لوگ اس کے لیکچر سے متاثر ہو کر مسجد احمدیہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ اور تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ ان میں سے کئی ایک مشرف باسلام بھی ہو گئے ہیں۔ کئی ایک زیادہ واقفیت اور اطلاع چاہتے ہیں ۔

ایک بت پرست رئیس اور پادری صاحبان کونگو افریقہ کے ایک علاقہ میں کوئی بت پرست رئیس ہے۔ جو تعدد [illegible] چھوڑ کر عزلت گزینی کی طرف مائل ہوا ہے۔ اس [illegible] یکصد کے قریب بیویاں لونڈیاں باندیاں ہیں۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ ان میں سے پچاس جوان جو [illegible] اپنے بیٹے کے حوالے کردے۔ یہاں سے بعض پادری اس کو اس امر سے باز رکھنے کی کوشش [illegible] رہے۔ بات تو اچھی ہے۔ لیکن پادری [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے اپنے گھر کی طرف توجہ کریں ؛

مٹی کا تیل کیونکر بنا

ایک سائنس دان نے تحقیقات کی ہے۔ کہ مٹی کا تیل جو زمین میں بعض حصوں سے نکلتا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کبھی وہ حصہ سمندر کی تہ میں تھے اور وہاں مچھلیاں ان گنت تعداد میں تھیں۔ زلزلہ آیا۔ تو سمندر یک لخت خشک ہو گیا۔ جیسا کہ جاپان میں ہوا ہے۔ اور مچھلیاں ڈھیروں ڈھیر غرق زمین ہو گئیں۔ پھر اندرونی حرارت کی وجہ سے جب یہ خشکی بنی۔ تو ان مچھلیوں کے جسم سے یہ پٹرولیم بن گیا۔ (۲۰ ستمبر ۲۳ء)

مجاہدین علاقہ ارتداد کے نام
تیسری سہ ماہی کا نمبر ۱ وفد

۵ نومبر ۱۹۲۳ء کو جو وفد علاقہ ارتداد کو روانہ ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل اصحاب قادیان سے روانہ ہوئے۔

(۱) مولوی محمد علی صاحب انسپکٹر انجمن ہائے احمدیہ قادیان
(۲) میاں محمد حیات صاحب جلبی پنشنر سارجنٹ۔ قادیان
(۳) قاضی نور محمد صاحب کارکن۔ بیت المال۔ قادیان
(۴) میاں امام الدین صاحب سبڑیال۔ سیالکوٹ ؛
(۵) مولوی خدا بخش صاحب خانانوالے۔ سیالکوٹ۔
(۶) میاں محمد عبداللہ صاحب فقدار کیمل کور۔ راولپنڈی۔
(۷) میاں چوہدری شاہ صاحب سکول ماسٹر بنگہ۔ جالندھر
(۸) چوہدری قادر بخش خان صاحب زمیندار۔ چندر کے جٹاں سیالکوٹ

مندرجہ ذیل اصحاب براہ راست آگرہ جائینگے

(۹) میاں خیرو خان صاحب رہانہ۔
(۱۰) اللہ دتا صاحب نمبردار چک ع ۸ ڈاک خانہ بڑدہ بھگوان۔ ضلع شیخوپورہ ؛
(۱۱) صوفی نبی بخش صاحب معرفت بابو عبدالحکیم صاحب پنشن ماسٹر۔ کیمل پور ؛
(۱۲) میاں اللہ دتا صاحب چندر کے جٹاں۔ سیالکوٹ
(۱۳) چوہدری کریم بخش صاحب " " "
(۱۴) میاں شیر محمد صاحب سرشتہ پورہ سنداچور ہشیارپور
(۱۵) حکیم اللہ دتہ صاحب درگانوالی۔ سیالکوٹ
(۱۶) میاں علی اصغر شاہ صاحب بنڈیوائے۔ ضلع سرگودھا
(۱۷) میاں سلطان عالم صاحب گوڑبالہ

(ناظر انسداد ارتداد)

ورزش جسمانی کا انتظام
احمدیہ ٹورنامنٹ قادیان

چونکہ ورزش جسمانی بھی انسان کے لئے ضروری ہے۔ اور جسمانی حالت کا اثر اخلاق اور روحانی حالت پر ایک مسلم امر ہے۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ قادیان میں ہر سال ایک باقاعدہ ورزشی ٹورنامنٹ یعنی کھیلوں کا مقابلہ ہوا کرے۔ جن میں ہمارے مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے طلباء اور دیگر احمدیان حصہ لیں۔ چنانچہ امسال نومبر میں تاریخہا ۲۰ ر ۲۱ ر ۲۲ ر ۲۳ ر ایک احمدیہ ٹورنامنٹ ہونا قرار پایا ہے۔ جس کے انتظام کے لئے ناظر صاحب امور عامہ نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ مفید نتائج پیدا کریگا اس کمیٹی کے سکرٹری ڈاکٹر حشمت بخش صاحب ایم۔ اے ہیں۔

ایک مجاہد کا ذکر

اس اخبار میں خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے متعلق جو مضمون لکھا گیا ہے۔ اس میں ان وقف کنندگان کے ذکر میں جو تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نور احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کا نام درج نہیں کیا جا سکا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بھی ہمارے ان خوش قسمت نوجوانوں میں سے ہیں۔ جنہیں خدا تعالے نے خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے کی توفیق دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کئی ماہ تک علاقہ ارتداد میں کام کرنیکے بعد چند دن کی رخصت پر دارالامان میں آئے ہوئے ہیں ؛

نظم
محبوب دلنواز کی یاد

تھوڑا سا مسکرا نا تیرا کام کر گیا
سارے جہان میں مجھے بدنام کر گیا
اس چودھویں صدی میں دکھا کر نگاہِ ناز
وہ ہی تو تھا جو چاکِ بے دام کر گیا
شمس و قمر کو کیا ہوا تاریک کیوں ہوئے
جانے؟ وہ کیا اشارہ جب بام کر گیا
اللہ اکبر اس کی سخاوت تو دیکھئے
کیا خاص راز تھے وہ جنہیں عام کر گیا
دن کر گیا وہ اپنے محبوں کے واسطے
اور شام دشمنوں کی مرا شام کر گیا
آ قادیاں میں اس کا دکھاؤں تجھیں جمال
کیا اک جہاں کو عاشقِ اسلام کر گیا
منظور کس طرح بھلا ہوگا وہ کامیاب
جو کام کے مقام پہ آرام کر گیا

(حکیم منظور احمد صاحب سلانوالی)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا امیر

حضرت اقدس نے جماعت راولپنڈی کے لئے خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیلے اپنے گھر کی طرف توجہ کریں ؛

مٹی کا تیل کیونکر بنا

ایک سائنس دان نے تحقیقات کی ہے۔ کہ مٹی کا تیل جو زمین میں بعض حصوں سے نکلتا ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کبھی وہ حصہ سمندر کی تہ میں تھے اور وہاں مچھلیاں ان گنت تعداد میں تھیں۔ زلزلہ آیا۔ تہ سمندر ریک لخت شق ہوئی۔ جیسا کہ جاپان میں ہوا ہے۔ اور مچھلیاں ڈھیروں ڈھیر غرق زمین ہو گئیں۔ پھر اندرونی حرارت کی وجہ سے جب یہ خشکی بنی۔ تو ان مچھلیوں کے جسم سے یہ پٹرولیم بن گیا۔ (۲۰ ستمبر ۳۳ء)

مجاہدین علاقہ ارتداد کے نام
تیسری سہ ماہی کا تیسرا وفد

۵ نومبر ۱۹۳۳ء کو جو وفد علاقہ ارتداد کو روانہ ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل اصحاب قادیان سے روانہ ہوئے۔

(۱) مولوی محمد علی صاحب انسپکٹر انجمن ہائے احمدیہ قادیان
(۲) میاں محمد حیات صاحب جلبی پنشنر سارجنٹ۔ قادیان
(۳) قاضی نور محمد صاحب کارکن۔ بیت المال۔ قادیان
(۴) میاں امام الدین صاحب سیڑیال۔ سیالکوٹ ؛
(۵) مولوی خدابخش صاحب خانانوالے۔ سیالکوٹ۔
(۶) میاں محمد عبداللہ صاحب خدا رکیل کوہ۔ راولپنڈی۔
(۷) میاں مہدی شاہ صاحب سکول ماسٹر بنگہ۔ جالندھر۔
(۸) چوہدری قادر بخش صاحب زمیندار۔ چندر کے منگولے سیالکوٹ

مندرجہ ذیل اصحاب براہ راست آگرہ جائیں گے

(۹) میاں خیر حشمت صاحب رہانہ۔
(۱۰) اللہ دتا صاحب نمبردار چک ۶۸ ڈاک خانہ مڑدہ سجگوان۔ ضلع شیخوپورہ ؛
(۱۱) صوفی نبی بخش صاحب معرفت بابو عبدالحکیم صاحب سٹیشن ماسٹر۔ کیمل پور ؛
(۱۲) میاں اللہ دتا صاحب چندر کے منگولے سیالکوٹ
(۱۳) چوہدری کریم بخش صاحب
(۱۴) میاں شیر محمد صاحب سرشتہ پور منڈا چورہ ہوشیارپور
(۱۵) حکیم اللہ دتہ صاحب درگانوالی۔ سیالکوٹ
(۱۶) میاں علی اصغر شاہ صاحب بنڈیوائے۔ ضلع سرگودھا
(۱۷) میاں سلطان عالم صاحب گوڑیالہ

(ناظر انسداد ارتداد)

ورزش جسمانی کا انتظام
احمدیہ ٹورنامنٹ قادیان

چونکہ ورزش جسمانی بھی انسان کے لئے ضروری ہے۔ اور جسمانی حالت کا اثر اخلاق اور روحانی حالت پر ایک مسلم امر ہے۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ قادیان میں ہر سال ایک باقاعدہ ورزشی ٹورنامنٹ یعنی کھیلوں کا مقابلہ ہوا کرے۔ جس میں ہمارے مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول کے طلباء اور دیگر احمدیان حصہ لیں۔ چنانچہ امسال نومبر میں تاریخہا ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ایک احمدیہ ٹورنامنٹ ہونا قرار پایا ہے۔ جس کے انتظام کے لئے ناظر صاحب امور عامہ نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ سلسلہ مفید نتائج پیدا کریگا اس کمیٹی کے سکرٹری ڈاکٹر رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔ بی۔

ایک مجاہد کا ذکر

اس اخبار میں خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے متعلق جو مضمون لکھا گیا ہے۔ اس میں ان وقف کنندگان کے ذکر میں جو تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر نور احمد صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کا نام درج نہیں کیا جا سکا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف بھی ہمارے ان خوش قسمت نوجوانوں میں سے ہیں۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے کی توفیق دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کئی ماہ تک علاقہ ارتداد میں کام کرنیکے بعد چند دن کی رخصت پر دارالامان میں آئے ہوئے ہیں ؛

نظم
محبوب دلنواز کی یاد

تھوڑا سا مسکرانا تیرا کام کر گیا
سارے جہان میں مجھے بدنام کر گیا

اس چودھویں صدی میں دکھا کر نگاہِ ناز
وہ ہی تو تھا جو جا کرِ بے دام کر گیا

شمس و قمر کو کیا ہوا تاریک کیوں ہوئے
جانے ! وہ کیا اشارۂ لب بام کر گیا

اللہ اکبر اس کی سخاوت تو دیکھئے
کیا خاص راز تھے وہ جنہیں عام کر گیا

دن کر گیا وہ اپنے محبوں کے واسطے
اور شام دشمنوں کی مرا شام کر گیا

آ قادیاں میں اس کا دکھاؤں تمہیں جمال
کیا اک جہاں کو عاشقِ اسلام کر گیا

منظور کس طرح بھلا ہو گا وہ کامیاب
جو کام کے مقام پہ آرام کر گیا

(حکیم منظور احمد صاحب سلانوالی)

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا امیر

حضرت اقدس نے جماعت راولپنڈی کے لئے جناب خان منشی فرزند علی صاحب کو امیر مقرر فرمایا ہے ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
یوم جمعہ - قادیان دار الامان - مورخہ ۹ ر نومبر ۱۹۲۴ء

خدمت دین کیلئے مجاہدین کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

کچھ عرصہ ہُوا - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کے نوجوانوں میں تحریک فرمائی تھی - کہ خدمت دین کے لئے کم از کم تین تین سال اپنی زندگیاں وقف کریں - اور اس عرصہ میں مرکز سلسلہ کے ماتحت جہاں انہیں لگایا جائے - کام کریں اس تحریک پر کئی ایک نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا - جن میں سے تین گریجوایٹ مولوی عبد القدیر صاحب بی - اے - مولوی محمد ابراہیم صاحب - بی - ایس - سی - اور شیخ یوسف علی صاحب بی - اے نہایت ہی قلیل گزارہ پر سیدنا المقدس میں نہایت مخلصانہ خدمات کر رہے ہیں - ان کے علاوہ جن اصحاب نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا - ان میں سے بعض ابھی اپنا تعلیمی کورس پورا کر رہے ہیں - جو بعد وہ کام پر لگائے جائینگے - لیکن صاف ظاہر ہے - کہ یہ چند اصحاب ان تبلیغی ضروریات کے لئے ہرگز کافی نہیں ہیں - جو اس وقت درپیش ہیں - اور جن کا فوری طور پر پورا کرنا ضروری ہے :

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو مد نظر رکھ کر حال میں درس القرآن کے وقت پھر تحریک فرمائی ہے - کہ ہماری جماعت کے باہمت نوجوان اپنی زندگیاں خدمت دین کیلئے وقف کریں - حضور نے فرمایا تبلیغ کے لئے ہمیں آدمیوں کی ایسی اہم ضرورتیں پیش آرہی ہیں - جن کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - اور جن کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے ✤

برلن میں احمدیہ مسجد کی تعمیر پر ان ہندوستانیوں نے جو جرمنی میں رہتے ہیں - مصریوں کے ساتھ مل کر ہماری مخالفت شروع کر دی ہے - اور اسی مخالفت کا اثر مصر میں بھی پہنچ گیا ہے - جہاں اخبارونمیں ہمارے خلاف پے در پے مضامین شایع ہو رہے ہیں - علاوہ ازیں پچھلے دنوں خواجہ کمال الدین صاحب کے مصر جانے پر احمدیت کے متعلق لوگوں میں چرچا شروع ہو گیا ہے - اگرچہ خواجہ صاحب نے احمدیت سے انکار کر کے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا لیکن چونکہ ہمارے مبلغ شیخ محمود احمد صاحب وہاں موجود ہیں اس لئے انہوں نے اس شور و شر سے فائدہ اٹھانے اور احمدیت کے متعلق لوگوں کو صحیح واقفیت بہم پہنچانے کے لئے پورے زور اور سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے اور عربی میں ایک اخبار جاری کر دیا ہے - انکا حال میں جو خط پہنچا ہے اس میں لکھتے ہیں کہ کام اس قدر سرعت کیساتھ بڑھ رہا ہے - کہ اکیلے آدمی کے لئے سنبھالنا مشکل ہے اور یہ ہے بھی صحیح - کیونکہ اکیلے آدمی کے لئے اخبار تیار کرنا - لوگوں سے ملاقاتیں کرنا - لیکچر دینا - گفتگو کرنا - خط و کتابت کرنا بہت مشکل کام ہے - اس لئے بہت جلدی ہمیں وہاں کم از کم ایک آدمی کو بھیجنے کی ضرورت ہے - جو جا کر شیخ محمود احمد صاحب کو مدد دے - اور ان کے کام میں ہاتھ بٹائے ✤

خدا تعالیٰ نے مصر میں تبلیغ احمدیت کے اب ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں - کہ اگر ان سے ہم نے فائدہ اٹھایا - تو انشاء اللہ ضرور کامیابی حاصل ہوگی اگرچہ مخالفت زوروں پر ہے - اور عام لوگوں کی طبائع مذہب کی نسبت سیاست کی طرف زیادہ جھکی ہوئی ہیں - اور یہی وجہ ہے - کہ سیاسی رنگ میں ہمارے خلاف جھوٹے اور بے سر و پا الزام لگا کر عوام کو بھڑکایا جا رہا ہے - تاہم اس شور و شر سے یہ بہت بڑا فائدہ ہُوا ہے - کہ فی الحال جن لوگوں تک ہم احمدیت کا نام نہیں پہنچا سکتے تھے اور موجودہ حالات میں ایسا کرنا ہمارے لئے مشکل تھا ان تک مخالفین کے ذریعہ پہنچ رہا ہے - اور صداقت پسند اور حق جو طبائع تحقیق کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں اس وجہ سے شیخ محمود احمد صاحب کا کام بہت بڑھ گیا ہے - شیخ صاحب نے اس وقت تک جس قدر کام کیا ہے - اپنی طاقت اور ہمت سے بہت بڑھ کر کیا ہے - اور اصل بات تو یہ ہے - کہ خدا کا فضل ہی سب کچھ کر رہا ہے - شیخ صاحب نے ایک جماعت تیار کر لی ہے - جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے - اور معزز اور اہل علم لوگ داخل ہو رہے ہیں - یہ لوگ تبلیغ احمدیت میں بہت مدد دے سکتے ہیں - اور انشاء اللہ دینگے - لیکن فی الحال تو اس بات کی ضرورت ہے - کہ ان کو احمدیت سے پورا پورا واقف کرایا جائے اور تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے -

ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ ہمیں مصر میں آدمی بھیجنے کی کس قدر ضرورت ہے -

اس کے علاوہ [illegible] میں بھی مبلغوں کا بھیجنا ضروری ہے - وہاں جو جماعت پیدا ہو گئی ہے - اس کا سنبھالنا اور ترقی دینا ہمارا فرض ہے ✤

اسی طرح اور بھی مختلف مقامات پر مبلغوں کی سخت ضرورت ہے - تنخواہ دار مبلغ تو ہم رکھ نہیں سکتے - اتنا روپیہ ہمارے پاس کہاں ہے کہ ہر ملک میں تنخواہ دار مبلغ بھیجیں - اور ان کے اخراجات برداشت کریں - یہ تو اسی طرح ہو سکتا ہے - کہ باہمت اور اسلام کا درد رکھنے والے لوگ اٹھیں اور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے اس اقرار کے ساتھ پیش کر دیں - کہ جہاں چاہو ہمیں بھیج دو - ہم اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

218

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ - قادیان دارالامان - مورخہ ۹ - نومبر ۱۹۲۴ء

خدمت دین کیلئے مجاہدین کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

کچھ عرصہ ہوا - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کے نوجوانوں میں تحریک فرمائی تھی - کہ خدمت دین کے لئے کم از کم تین تین سال اپنی زندگیاں وقف کریں - اور اس عرصہ میں مرکز سلسلہ کے ماتحت جہاں انہیں لگایا جائے - کام کریں اس تحریک پر کئی ایک نوجوانوں نے اپنے آپ کو پیش کیا - جن میں سے تین گریجوایٹ مولوی عبداللطیف صاحب بی - اے - مولوی محمد ابراہیم صاحب - بی ایس - سی - اور شیخ یوسف علی صاحب بی - اے نہایت ہی قلیل گذارہ پر سیدالی ارتداد میں نہایت مخلصانہ خدمات کر رہے ہیں - ان کے علاوہ جن اصحاب نے اپنے آپ کو پیش کیا تھا - ان میں سے بعض ابھی اپنا تعلیمی کورس پورا کر رہے ہیں - جنکے بعد وہ کام پر لگائے جائینگے - لیکن صاف ظاہر ہے - کہ یہ چند اصحاب ان تبلیغی ضروریات کے لئے ہرگز کافی نہیں ہیں - جو اس وقت درپیش ہیں - اور جن کا فوری طور پر پورا کرنا ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی بات کو مدنظر رکھکر حال میں درس القرآن کے وقت پھر تحریک فرمائی ہے - کہ ہماری جماعت کے باہمت نوجوان اپنی زندگیاں خدمت دین کیلئے وقف کریں - حضور نے فرمایا - تبلیغ کے لئے ہمیں آدمیوں کی ایسی اہم ضرورتیں پیش آرہی ہیں - جن کو ہرگز نظرانداز نہیں کیا جاسکتا - اور جن کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے ٭

برلن میں احمدیہ مسجد کی تعمیر پر ان ہندوستانیوں نے جو جرمنی میں رہتے ہیں - مصریوں کے ساتھ ملکر ہماری مخالفت شروع کر دی ہے - اور اسی مخالفت کا اثر مصر میں بھی پہنچ گیا ہے - جہاں اخباروں میں ہمارے خلاف پے در پے مضامین شایع ہو رہے ہیں - علاوہ ازیں پچھلے دنوں خواجہ کمال الدین صاحب کے مصر جانے پر احمدیت کے متعلق لوگوں میں چرچا شروع ہو گیا ہے - اگرچہ خواجہ صاحب نے احمدیت سے انکار کر کے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا لیکن چونکہ ہمارے مبلغ شیخ محمود احمد صاحب وہاں موجود ہیں اس لئے انہوں نے اس شور و شر سے فائدہ اٹھانے اور احمدیت کے متعلق لوگوں کو صحیح واقفیت بہم پہنچانے کے لئے پورے زور اور سرگرمی سے کام شروع کر دیا ہے اور حال ہی میں ایک اخبار جاری کر دیا ہے - انکا حال ہی میں جو خط پہنچا ہے اس میں لکھتے ہیں کہ کام اسقدر سرعت کیساتھ بڑھ رہا ہے - کہ اکیلے آدمی کے لئے سنبھالنا مشکل ہے اور یہ ہے بھی صحیح - کیونکہ اکیلے آدمی کے لئے اخبار تیار کرنا - لوگوں سے ملاقاتیں کرنا - لیکچر دینا - گفتگو کرنا - خط و کتابت کرنا بہت مشکل کام ہے - اس لئے بہت جلدی ہمیں وہاں کم از کم ایک آدمی کو بھیجنے کی ضرورت ہے - جو جا کر شیخ محمود احمد صاحب کو مدد دے - اور ان کے کام میں ہاتھ بٹائے ٭

خدا تعالیٰ نے مصر میں تبلیغ احمدیت کے اب ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں - کہ اگر ان سے ہم نے فائدہ اٹھایا - تو انشاء اللہ ضرور کامیابی حاصل ہوگی اگرچہ مخالفت زوروں پر ہے - اور عام لوگوں کی طبائع مذہب کی نسبت سیاست کی طرف زیادہ جھکی ہوئی ہیں - اور یہی وجہ ہے - کہ سیاسی رنگ میں ہمارے خلاف جھوٹے اور بے سروپا الزام لگا کر عوام کو بھڑکایا جا رہا ہے - تاہم اس شور و شر سے یہ بہت بڑا فائدہ ہوا ہے - کہ فی الحال جن لوگوں تک ہم احمدیت کا نام نہیں پہنچا سکتے تھے اور موجودہ حالات میں ایسا کرنا ہمارے لئے مشکل تھا ان تک مخالفین کے ذریعہ پہنچ رہا ہے - اور صداقت پسند اور حق جو طبائع تحقیق کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں اس وجہ سے شیخ محمود احمد صاحب کا کام بہت بڑھ گیا ہے - شیخ صاحب نے اس وقت تک جس قدر کام کیا ہے - اپنی طاقت اور ہمت سے بہت بڑھ کر کیا ہے - اور اصل بات تو یہ ہے - کہ خدا کا فضل ہی سب کچھ کر رہا ہے - شیخ صاحب نے ایک جماعت تیار کر لی ہے - جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے - اور معزز اور اہل علم لوگ داخل ہو رہے ہیں - یہ لوگ تبلیغ احمدیت میں بہت مدد دے سکتے ہیں - اور انشاء اللہ دینگے - لیکن فی الحال تو اس بات کی ضرورت ہے - کہ ان کو احمدیت سے پورا پورا واقف کرایا جائے اور تبلیغ کے لئے تیار کیا جائے -

ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے - کہ ہمیں مصر میں آدمی بھیجنے کی کس قدر ضرورت ہے -

اس کے علاوہ بخارا میں بھی مبلغوں کا بھیجنا ضروری ہے - وہاں جو جماعت پیدا ہو گئی ہے - اس کا سنبھالنا اور ترقی دینا ہمارا فرض ہے ٭

اسی طرح اور بھی مختلف مقامات پر مبلغوں کی سخت ضرورت ہے - تنخواہ دار مبلغ تو ہم رکھ نہیں سکتے - اتنا روپیہ ہمارے پاس کہاں ہے کہ ہر ملک میں تنخواہ دار مبلغ بھیجیں - اور ان کے اخراجات برداشت کریں - یہ تو اسی طرح ہو سکتا ہے - کہ باہمت اور اسلام کا درد رکھنے والے لوگ اٹھیں اور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے اس اقرار کے ساتھ پیش کر دیں - کہ جہاں چاہو ہمیں بھیج دو - ہم اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخراجات آپ برداشت کریں گے بامحنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ بھر لینگے۔ اور خدا تعالے کے دین کا ڈنکہ بجاتے پھر ینگے۔ ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف برداشت کرینگے۔ اور حرف شکایت زبان تک نہ لائینگے۔ بلکہ شکر کریں گے۔ کہ خدا تعالے نے دین کی خاطر تکالیف کا موقع دیا۔

جب ایسے لوگ تبلیغ کے لئے کھڑے ہونگے تب ہی تبلیغ احمدیت کا حق پورے طور پر ادا ہو سکیگا اور ایسے لوگوں کے ذریعہ خدا تعالے فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل کریگا۔ کیونکہ جو لوگ خدا تعالے پر بھروسہ کر کے خدا کے دین کی خدمت کے لئے اور خدا کی مخلوق کو ظلمت سے نکال کر نور میں لانے کے لئے نکلیں گے۔ خدا تعالے ضرور ان کی مدد کریگا۔ اور انہیں کامیابی عطا فرمائے گا۔

دیکھو میاں محمد امین خانصاحب جو بخارا سے ہو کر آئے ہیں۔ ان کو جب بھیجنے کا ارادہ ہوا۔ تو بلا کر کہا گیا۔ کہ ہم سلسلہ کی طرف سے نہ آپ کو کوئی خرچ دینگے۔ اور نہ کسی قسم کی مدد ہم پہنچا سکینگے۔ اگر آپ اس طریق سے جا سکتے ہیں۔ تو جائیں۔ انہوں نے کہا میں ایک پیسہ لئے بغیر جانے کو تیار ہوں اور وہ روانہ ہو گئے۔ کوئٹہ تک انہوں نے ریل میں سفر کیا۔ اور آگے پیدل بہت طویل سفر کیا یہ پہاڑی اور برفانی رستہ تھا۔ جہاں سخت سردی پڑتی ہے۔ اور اور بھی کئی قسم کے خطرات ہیں۔ مگر انہوں نے سب کچھ برداشت کیا۔ اور تکالیف کو عبور کرنے کے بعد منزل مقصود پر جا پہنچے۔ اور اب واپس آ گئے ہیں۔ ان کی مثال سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کی راہ میں نکلنے والا انسان اگر مستقل عزم اور نیت نیک رکھتا ہو۔ تو ہر قسم کی بے سروسامانیوں میں ہی خدا تعالے اس کے لئے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

پس ہمیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے جو ہر قسم کی مشکلات برداشت کر کے خدمت دین کریں۔ اور سلسلہ پر ان کا کوئی بوجھ نہ ہو۔ وہ اپنے اخراجات کے خود ذمہ دار ہوں۔ ہمارے نوجوان اگر اس کے لئے تیار ہوں۔ تو اپنے نام پیش کریں۔ اور خوب سوچ سمجھ کر پیش کریں تا بعد میں جب کام کرنے کا وقت آئے۔ اور انہیں مشکلات دکھائی دیں۔ تو اپنا وعدہ بدل نہ دیں۔ پہلے جن لوگوں نے اپنے نام پیش کئے تھے۔ ان میں سے بعض نے ایسا ہی کیا ہے۔ یہ نہایت معیوب بات ہے۔ اور اس سے انسان کے قلب پر زنگ لگ جاتا ہے۔ سب مشکلات اور حالات پر غور کر لو۔ پھر خدا تعالے کے دین کی خدمت کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کی اطلاع دو۔ اور پھر خواہ کچھ ہو جائے۔ اپنے اس عہد پر قایم رہو۔

خوب یاد رکھو۔ کہ خدمت دین کے ایسے مواقع ہمیشہ میسر نہیں آئینگے۔ اگر اس وقت تم اس سعادت کو حاصل کر لو گے۔ تو آئیندہ آنے والی نسلیں تم پر رشک کرینگی۔ اور کہیں گی۔ کاش ہمیں ایسا موقع ملتا۔ پس یہ مت سمجھو۔ کہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے مشکلات اور تکالیف اٹھا کر تم نقصان میں رہو گے۔ بلکہ تمہیں وہ نعمت اور فضیلت حاصل ہو گی۔ جو پیچھے آنے والوں کو بڑی بڑی قربانیوں پر بھی میسر نہ آئے گی۔ جو اس سعادت کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ جلدی کریں۔ اور اپنے نام وقف کنندگان میں لکھا دیں۔

شدھی کے متعلق ہندوؤں میں پژمردگی

جناب چودہری فتح محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ امیر احمدی وفد المجاہدین

علاقہ ارتداد نے اپنے مضمون کے آخر میں جو گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ شدھی کے متعلق جو یہ فرمایا۔ کہ جب اس کی حقیقت ہندوؤں کو معلوم ہو گی۔ تو ان کی بھی وہی حالت ہو گی۔ جو سوراج کے متعلق جھوٹی امیدیں باندھنے والوں کی ناکامی پر ہوئی ہے۔ یہ یونہی نہیں کہدیا گیا۔ بلکہ اس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور خود آریوں کو یہ خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ہے۔ چنانچہ پرتاپ یکم اکتوبر ۱۹۲۳ء میں ایک مضمون "شدھی کے میدان میں ہم کس منزل پر ہیں؟" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔

"جن دنوں شدھی جسے ہمارے مسلمان بھائی ارتداد کے نام سے یاد کرتے ہیں تحریک کا کام شروع ہوا۔ تو وہ جوش کے دن تھے۔ لوگوں نے عجیب امیدیں باندھ لیں۔ جس طرح ایک سال میں سوراج پا لینے کے خیال نے بالآخر لوگوں کے دلوں کو پژمردہ کر دیا۔ اسی طرح یہ خیال کرنا کہ شدھی کا عظیم کام چھو منتر کی طرح دنوں اور مہینوں میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگا ایک غلط خیال تھا۔ جس سے وقت گذرنے پر پژمردگی اور افسردگی کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ خواہ اس خیال کے لیڈر ذمہ دار ہوں یا جنتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال کسی نہ کسی طرح جاگزیں ہو گیا کہ چھو منتر کی طرح لوگ اپنے آبائی دھرم کی گود میں آ جاوینگے"۔

ان الفاظ میں جس خیال کی وجہ سے ہندوؤں میں پژمردگی پیدا ہونے کا اعتراف کیا گیا ہے۔ وہ کس نے پیدا کیا۔ مہاشہ شردہانند جی نے جو بار بار ہندوؤں کو یہ کہکر ان کی جیبیں خالی کراتے تھے۔ کہ ملکانے ماہی بے آب کی طرح شدھ ہونے کے لئے تڑپ رہے ہیں اور پیاسے پرند کی طرح منہ کھولے ہوئے ہیں۔ فصل بالکل تیار ہے صرف کاٹنے کی دیر ہے مگر حالات نے دکھا دیا۔ کہ سوائے ان لوگوں کے جنہیں گمراہ کرنے کے لئے آریہ کئی مہاوں سے پانی کی طرح روپیہ بہا رہے تھے اور لوگ ان کے جال میں نہیں پھنسے۔ اور اب تو جال میں پھنسے ہوئے بھی احمدی مبلغین کی سرگرم کوششوں کے ذریعہ نکل رہے ہیں۔ جو نہ صرف ہندوؤں کیلئے پژمردگی اور افسردگی کا باعث ہے۔ بلکہ ان کے لئے یقیناً ماتم کا موجب ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ دیہات جو دوبارہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ انکے متعلق آریہ صریح جھوٹ بول کر انکار کر رہے ہیں۔ تا کہ ہندوؤں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخراجات آپ برداشت کریں گے۔ محنت مزدوری کرکے اپنا پیٹ بھر لینگے۔ اور خدا تعالےٰ کے دین کا ڈنکہ بجاتے پھرینگے۔ ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف برداشت کرینگے۔ اور حرف شکایت زبان تک نہ لائینگے۔ بلکہ شکر کریں گے۔ کہ خدا تعالےٰ نے دین کی خاطر تکالیف کا موقع دیا۔

جب ایسے لوگ تبلیغ کے لئے کھڑے ہونگے تب ہی تبلیغ احمدیت کا حق پورے طور پر ادا ہو سکیگا اور ایسے لوگوں کے ذریعہ خدا تعالےٰ فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل کریگا۔ کیونکہ جو لوگ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کرکے خدا کے دین کی خدمت کے لئے اور خدا کی مخلوق کو ظلمت سے نکال کر نور میں لانے کے لئے نکلیں گے۔ خدا تعالےٰ ضرور ان کی مدد کریگا۔ اور انہیں کامیابی عطا فرمائے گا۔

دیکھو میاں محمد امین خانصاحب جو بخارا سے ہو کر آئے ہیں۔ ان کو جب بھیجنے کا ارادہ ہوا۔ تو بلا کر کہا گیا۔ کہ ہم سلسلہ کی طرف سے نہ آپ کو کوئی خرچ دینگے۔ اور نہ کسی قسم کی مدد بہم پہنچائینگے۔ اگر آپ اس طریق سے جا سکتے ہیں۔ تو جائیں۔ انہوں نے کہا میں ایک پیسہ لئے بغیر جانے کو تیار ہوں اور وہ روانہ ہو گئے۔ کوئٹہ تک انہوں نے ریل میں سفر کیا۔ اور آگے پیدل بہت طویل سفر کیا یہ پہاڑی اور برفانی رستہ تھا۔ جہاں سخت سردی پڑتی ہے۔ اور اور بھی کئی قسم کے خطرات ہیں۔ مگر انہوں نے سب کچھ برداشت کیا۔ اور تکالیف کو عبور کرنے کے بعد منزل مقصود پر جا پہنچے۔ اور اب واپس آ گئے ہیں۔ ان کی مثال سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ خدا کی راہ میں نکلنے والا انسان اگر مستقل مزاج اور نیت نیک رکھتا ہو۔ تو ہر قسم کی بے سروسامانیوں میں ہی خدا تعالےٰ اس کے لئے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

پس ہمیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے جو ہر قسم کی مشکلات برداشت کرکے خدمت دین کریں۔ اور سلسلہ پر ان کا کوئی بوجھ نہ ہو۔ وہ اپنے اخراجات کے خود ذمہ دار ہوں۔ ہمارے نوجوان اگر اس کے لئے تیار ہوں۔ تو اپنے نام پیش کریں۔ اور خوب سوچ سمجھ کر پیش کریں تا بعد میں جب کام کرنے کا وقت آئے۔ اور انہیں مشکلات دکھائی دیں۔ تو اپنا وعدہ بدل نہ دیں۔ پہلے جن لوگوں نے اپنے نام پیش کئے تھے۔ ان میں سے بعض نے ایسا ہی کیا ہے۔ یہ نہایت معیوب بات ہے۔ اور اس سے انسان کے قلب پر زنگ لگ جاتا ہے۔ سب مشکلات اور حالات پر غور کر لو۔ پھر خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے کے لئے اپنی زندگی وقف کرنیکی اطلاع دو۔ اور پھر خواہ کچھ ہو جائے۔ اپنے اس عہد پر قایم رہو۔

خوب یاد رکھو۔ کہ خدمت دین کے ایسے مواقع ہمیشہ میسر نہیں آئینگے۔ اگر اس وقت تم اس سعادت کو حاصل کر لوگے۔ تو آئندہ آنے والی نسلیں تم پر رشک کرینگی۔ اور کہیں گی۔ کاش ہمیں ایسا موقع ملتا۔ پس ہمت کرو۔ کہ خدا کے دین کی اشاعت کے لئے مشکلات اور تکالیف اٹھا کر تم نقصان میں نہ رہوگے۔ بلکہ تمہیں وہ نعمت اور فضیلت حاصل ہوگی۔ جو پیچھے آنے والوں کو بڑی بڑی قربانیوں پر بھی میسر نہ آئے گی۔ جو اس سعادت کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ جلدی کریں۔ اور اپنے نام وقف کنندگان میں لکھا دیں۔

شدھی کے متعلق ہندوؤں میں پژمردگی

جناب چودھری فتح محمد خانصاحب ایم۔ اے۔ امیر احمدی وفد المجاہدین

علاقہ ارتداد نے اپنے مضمون کے آخر میں جو گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ شدھی کے متعلق جو یہ فرمایا۔ کہ جب اس کی حقیقت ہندوؤں کو معلوم ہوگی۔ تو ان کی بھی وہی حالت ہوگی۔ جو سوراج کے متعلق جھوٹی امیدیں باندھنے والوں کی ناکامی پر ہوئی ہے۔ یہ یونہی نہیں کہدیا گیا۔ بلکہ اس کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور خود آریوں کو یہ خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ہے۔ چنانچہ پرتاپ یکم اکتوبر ۱۹۲۳ء میں ایک مضمون "شدھی کے میدان میں ہم کس منزل پر ہیں؟" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ جن دنوں شدھی یعنی ہمارے مسلمان بھائی اس شدھی کے نام سے یاد کرتے نہیں تھکتے کا کام شروع ہوا۔ تو وہ جوش کے دن تھے۔ لوگوں نے عجیب امیدیں باندھ لیں۔ جس طرح ایک سال میں سوراجیہ پراپتی کے خیال نے بالآخر لوگوں کے دلوں کو پژمردہ کر دیا۔ اسی طرح یہ خیال کرنا کہ شدھی کا عظیم کام چھومنتر کی طرح دنوں اور مہینوں میں پایہ تکمیل کو پہنچ جائیگا ایک غلط خیال تھا۔ جس سے وقت گذرنے پر پژمردگی اور افسردگی کا پیدا ہونا لازمی تھا۔ خواہ اس خیال کے لیڈر ذمہ دار ہوں یا جنتا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال کسی طرح جاگزیں ہو گیا کہ چھومنتر کی طرح لوگ اپنے آبائی دھرم کی گود میں جاویں گے۔

ان الفاظ میں جس خیال کی وجہ سے ہندوؤں میں پژمردگی پیدا ہونے کا اعتراف کیا گیا ہے۔ وہ کس نے پیدا کیا۔ مہاشہ شردھانندجی نے جو بار بار ہندوؤں کو یہ کہکر ان کی جیبیں خالی کراتے تھے۔ کہ ملکانے مائی بے آب کی طرح شدھ ہونیکے لئے تڑپ رہے ہیں اور پیاسے پرند کی طرح منہ کھولے ہوئے ہیں۔ فصل بالکل تیار ہے صرف کاٹنے کی دیر ہے مگر حالات نے دکھا دیا۔ کہ سوائے ان لوگوں کے جنہیں گمراہ کرنیکے لئے آریہ کئی سالوں سے پانی کی طرح روپیہ بہا رہے تھے اور لوگ ان کے جال میں نہیں پھنسے۔ اور اب تو جال میں پھنسے ہوئے بھی احمدی مبلغین کی سرگرم کوششوں کے ذریعہ نکل رہے ہیں جو نہ صرف ہندوؤں کیلئے پژمردگی اور افسردگی کا باعث ہے۔ بلکہ ان کے لئے یقیناً ماتم کا موجب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دیہات جو دوبارہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ انکے متعلق آریہ صریح جھوٹ بول کر انکار کر رہے ہیں۔ تاکہ ہندوؤں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

میدان ارتداد میں کام کرنیوالوں کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۲ر نومبر ۱۹۲۳ء

جماعت احمدیہ کا مقصد

میرے پچھلے خطبوں میں اس بات کے متعلق زور دیا گیا ہے کہ ہمارا کام دنیا کی اصلاح ہے اور اس کام کے لیئے تمام دنیا پر نظر ڈالیں تو صرف ہماری جماعت ہی ایسی نظر آتی ہے۔ جو اس مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے کیونکہ ان کوششوں میں سے جو دنیا کے لیئے موجب اصلاح ہو سکتی ہیں اور جنکے ذریعہ سے امن و امان قائم ہو سکتا ہے ایک بہت بڑی کوشش اور بہت بڑا ذریعہ تبلیغ اسلام ہے۔ اور یہ ذریعہ ہماری جماعت ہی استعمال کر رہی ہے۔ گو جس پہلو کو میں نے نمایاں طور پر لیا تھا وہ دنیوی ہے مگر بوجہ ان ایام اور خاص حالات کے جو پچھلے دنوں پیدا ہو گئے تھے یہی پہلو مقدم تھا اور حالات کے لحاظ سے ضروری تھا۔

تبلیغ کا خاص پہلو

یوں تو تبلیغ ہماری جماعت ہمیشہ کرتی ہے اور جبتک وہ اپنے مقام کو سمجھتی رہے گی وہ ہمیشہ تبلیغ اسلام ہی کرتی رہے گی۔ لیکن بعض اوقات خاص قسم اور خاص طور پر تبلیغ کرنی پڑتی ہے۔ اس زمانہ میں جو تبلیغ کا پہلو اللہ تعالیٰ نے نکالا ہے وہ اپنے اندر خصوصیت رکھتا ہے کیونکہ اسمیں ہمکو جنگی طور پر تبلیغ کرنی پڑتی ہے۔ اس رنگ میں تبلیغ مسلمانوں میں بھی کبھی نہیں ہوئی اور ۱۳۰۰ سال کے اندر اسکی نظیر نہیں پائی جاتی۔ پہلے زمانہ میں انفرادی طور پر تبلیغ ہوتی تھی اور ایک حصہ ملک کا دوسرے حصہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا اور نہ ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا تھا۔ امریکہ والوں کا جرمنی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ جرمنی کا امریکہ پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا ایک ملک کی فتح دوسرے کی فتح کا موجب نہیں ہوتی تھی اور نہ ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کا باعث ہوتا تھا۔ اسطرح جن جن علاقوں میں مبلغ ہوتے تھے اُن کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا ہر ایک علیحدہ علیحدہ کام کرتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے تھے اور نہ ملکر کام کرنے کا موقع ملتا تھا اسی وجہ سے ایک کی کامیابی دوسرے کی کامیابی کا باعث نہیں ہوتی تھی۔ وہ صرف افراد کا ہی کام تھا اور وہ تبلیغ اپنی ذات میں افراد کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ مگر اس زمانہ میں تبلیغ کے لیئے نیا دروازہ کھلا ہے اور وہ یہ کہ اب تبلیغ جنگی طور پر کرنی پڑتی ہے جسمیں ایک مبلغ کا تعلق دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے اور ایک کی کامیابی دوسرے کی کامیابی کا موجب ہوتی ہے۔

جس طرح جنگ میں فوج چلتی ہے اور ہر شخص کے قدم بڑھانے سے فوج آگے بڑھتی ہے اور ایک ساتھ آگے بڑھتی ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی کرنا پڑتا ہے اور جسطرح فوج میں ایک دستہ اگر آگے بڑھ جائے تب بھی خطرہ ہوتا ہے اگر پیچھے رہ جائے تب بھی خطرہ ہوتا ہے اسی طرح یہاں ہے۔ اور اسی لیئے سب سے ایک وقت میں برابر کام لیا جاتا ہے۔ بیشک اس طرح کی تبلیغ میں خطرات بھی زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ایک فرد کی بھی سستی سے تمام پر اثر پڑتا ہے اور تمام جماعت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن اسمیں فوائد بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

تبلیغ کے خاص پہلو کے فوائد

ہول تو ملکر کام کرنے کا پھر اطاعت و اتحاد کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ طریق جو میں ایک گونج پیدا کر دیتا ہے جس سے عظیم الشان نتائج نکلتے ہیں جو اس کامیابی کا باعث ہوتے ہیں اور اُن سے تمام عالم میں ایک گونج پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر دوسرے لوگوں کو اس میدان میں ناکامی حاصل ہوئی ہے تو اسکی یہی وجہ ہے کہ ان میں یہ انتظام نہیں تھا۔ وہ کسی انتظام کے ماتحت کام نہیں کرتے تھے۔ ایک مولوی کو اگر ناکامی ہوئی تو دوسروں نے پوچھا بھی نہیں۔ یا ایک کو کامیابی حاصل ہوئی ہے تو اسکا اثر دوسروں پر کوئی نہیں پڑا۔ اگر وہ ہمارا طریق اختیار کرتے تو انکو بھی کامیابی حاصل ہوتی۔ تو اس قسم کی تبلیغ میں بہت بڑے فوائد ہیں جنمیں سے ایک یہ بھی ہے کہ کام میں ایک سرعت پیدا ہو جاتی ہے جو دوسری صورت میں نہیں پیدا ہوتی۔

میدان ارتداد میں کام کرنے کے دن

ہم میدان ارتداد میں آٹھ ماہ سے کام کر رہے ہیں مگر کام کے دن اب آئے ہیں۔ وہ لوگ لمبے عرصہ کے بعد اب آکر ہماری باتوں کو سننے لگے ہیں۔ کئی ماہ کام کرنیکے بعد اب انہیں معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت کوئی آوارہ جماعت نہیں۔ وہ مولویوں کی طرح نہیں کہ آئے اور پھر کر چلے گئے۔ بلکہ وہ ایک مستقل کام کرنے والی جماعت ہے۔ دوسری سہ ماہی میں مولویوں نے ہماری مخالفت شروع کر دی تھی۔ مگر اب تیسری سہ ماہی میں یہ آسانی پیدا ہو گئی ہے کہ وہاں کے لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ مولوی لوگ بلا وجہ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ یہ بھی تو مسلمان بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان ہیں اور یہ بھاگنے والے نہیں بلکہ مستقل کام کرنے والے ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اب زور سے کام کرنیکا وقت ہے۔ اور اگر اب ہم اپنے رنگ میں اپنے کام میں ایسا زور نہ دیں کہ تمام علاقہ کو جوش میں بہالے جائیں تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمارا پہلا کام بھی تمام کا تمام ضائع ہو جائے گا۔

جسطرح فوج میں جسموں کا آگے پیچھے ہونا خطرناک ہوتا ہے اسی طرح تبلیغ میں خیالات کا بھی آگے پیچھے ہونا خطرناک ہے اگر خیالات میں تفرقہ پڑ جائے تو ایسی ناکامی ہوتی ہے جسکی تلافی کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ مثلاً اگر اسوقت ہم پوری کوشش نہ کریں اور پورے زور سے کام نہ لیں تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ پہلا ہمارا تمام کام بگڑ جائیگا ان لوگوں سے نہ وہ تعلقات رہیں گے۔ نہ وہ محبت رہیگی جو اس عرصہ میں پیدا ہو چکی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

219

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

میدانِ ارتداد میں کام کرنیوالوں کی ضرورت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۲ر نومبر ۱۹۲۳ء

جماعت احمدیہ کا مقصد

میرے پچھلے خطبوں میں ابیات کے متعلق زور دیا گیا ہے کہ ہمارا کام دنیا کی اصلاح ہے اور اس کام کے لئے تمام دنیا پر نظر ڈالیں تو صرف ہماری جماعت ہی ایسی نظر آتی ہے۔ جو اس مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے کیونکہ اُن کوششوں میں سے جو دنیا کے لیئے موجب اصلاح ہو سکتی ہیں اور جنکے ذریعہ سے امن وامان قائم ہو سکتا ہے ایک بہت بڑی کوشش اور بہت بڑا ذریعہ تبلیغ اسلام ہے۔ اور یہ ذریعہ ہماری جماعت ہی استعمال کر رہی ہے۔ گو جس پہلو کو میں نے نمایاں طور پر لیا تھا وہ دینوی ہے مگر بوجہ ان ایام اور خاص حالات کے جو پچھلے دنوں پیدا ہو گئے تھے وہی پہلو مقدم تھا اور حالات کے لحاظ سے ضروری تھا۔

تبلیغ کا خاص پہلو

یوں تو تبلیغ ہماری جماعت ہمیشہ کرتی ہے اور جبتک وہ اپنے مقام کو سمجھتی رہے گی وہ ہمیشہ تبلیغ اسلام ہی کرتی رہے گی۔ لیکن بعض اوقات خاص قسم اور خاص طور پر تبلیغ کرنی پڑتی ہے۔ اس زمانہ میں جو تبلیغ کا پہلو اللہ تعالیٰ نے نکالا ہے وہ اپنے اندر خصوصیت رکھتا ہے کیونکہ اسمیں ہمکو جنگی طور پر تبلیغ کرنی پڑتی ہے۔ اس رنگ میں تبلیغ مسلمانوں نے کبھی نہیں ہوئی بلکہ ۱۳۰۰ سال کے اندر اسکی نظیر نہیں پائی جاتی۔ پہلے زمانہ میں انفرادی طور پر تبلیغ ہوتی تھی اور ایک حصہ ملک کا دوسرے حصہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتا تھا اور نہ ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا تھا۔ امریکہ والوں کا جرمنی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا۔ جرمنی کا امریکہ پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا ایک ملک کی فتح دوسرے کی فتح کا موجب نہیں ہوتی تھی اور نہ ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کا باعث ہوتا تھا۔ اسطرح جن جن علاقوں میں مبلغ ہوتے تھے اُن کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہوتا تھا ہر ایک علیحدہ علیحدہ کام کرتا تھا۔ وہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے تھے اور نہ ملکر کام کرنے کا موقع ملتا تھا اسی وجہ سے ایک کی کامیابی دوسرے کی کامیابی کا باعث نہیں ہوتی تھی۔ وہ صرف افراد کا ہی کام تھا اور وہ تبلیغ اپنی ذات میں افراد کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ مگر اس زمانہ میں تبلیغ کے لیئے نیا دروازہ کھلا ہے اور وہ یہ کہ اب تبلیغ جنگی طور پر کرنی پڑتی ہے جسمیں ایک مبلغ کا تعلق دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے اور ایک کی کامیابی دوسرے کی کامیابی کا موجب ہوتی ہے۔

جس طرح جنگ میں فوج چلتی ہے اور ہر شخص کے قدم بڑھانے سے فوج آگے بڑھتی ہے اور ایک ساتھ آگے بڑھتی ہے۔ اسی طرح ہمیں بھی کرنا پڑتا ہے اور جسطرح فوج میں ایک دستہ اگر آگے بڑھ جائے تب بھی خطرہ ہوتا ہے اگر پیچھے رہ جائے تب بھی خطرہ ہوتا ہے اسی طرح یہاں ہے۔ اور اسی لیئے سب سے ایک وقت میں برابر کام لیا جاتا ہے۔ بیشک اس طرح کی تبلیغ میں خطرات بھی زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ اس صورت میں ایک فرد کی بھی سستی سے تمام پر اثر پڑتا ہے اور تمام جماعت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے لیکن اسمیں فوائد بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

تبلیغ کے خاص پہلو کے فوائد

اول تو ملکر کام کرنے کا بہر اطاعت و اتحاد کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر یہ طریق جو میں ایک گونج پیدا کر دیتا ہے جس سے عظیم الشان نتائج نکلتے ہیں جو لوٹ لوٹ کر کامیابی کا باعث بنتے ہیں اور اُن سے تمام عالم میں ایک گونج پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر دوسرے لوگوں کو اس میدان میں ناکامی حاصل ہوئی ہے تو اسکی یہی وجہ ہے کہ اُن میں یہ انتظام نہیں تھا۔ وہ کسی انتظام کے ماتحت کام نہیں کرتے تھے۔ ایک مولوی کو اگر ناکامی ہوئی تو دوسروں نے پوچھا بھی نہیں۔ یا ایک کو کامیابی حاصل ہوئی ہے تو اسکا اثر دوسروں پر کوئی نہیں پڑا۔ اگر وہ ہمارا طریق اختیار کرتے تو انکو بھی کامیابی حاصل ہوتی۔ تو اس قسم کی تبلیغ میں بہت بڑے فوائد ہیں جنمیں سے ایک یہ بھی ہے کہ کام میں ایک سرعت پیدا ہو جاتی ہے جو دوسری صورت میں نہیں پیدا ہوتی۔

میدان ارتداد میں کام کرنے کے دن

ہم میدان ارتداد میں آٹھ ماہ سے کام کر رہے ہیں مگر کام کے دن اب آئے ہیں۔ وہ لوگ لمبے عرصہ کے بعد اب آکر ہماری باتوں کو سننے لگے ہیں۔ کئی ماہ کام کرنیکے بعد اب انہیں معلوم ہوا ہے کہ ہماری جماعت کوئی آوارہ جماعت نہیں۔ وہ مولویوں کی طرح نہیں کہ آئے اور پھر کر چلے گئے۔ بلکہ وہ ایک مستقل کام کرنے والی جماعت ہے۔ دوسری سہ ماہی میں مولویوں نے ہماری مخالفت شروع کر دی تھی۔ مگر اب تیسری سہ ماہی میں یہ آسانی پیدا ہو گئی ہے کہ وہاں کے لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ مولوی لوگ بلا وجہ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ یہ بھی تو مسلمان بلکہ اعلیٰ درجہ کے مسلمان ہیں اور یہ بھاگنے والے نہیں بلکہ مستقل کام کرنے والے ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اب زور سے کام کرنیکا وقت ہے۔ اور اگر اب ہم اپنے رنگ میں اپنے کام میں ایسا زور نہ دیں کہ تمام علاقہ کو جوش میں بہالے جائیں تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہمارا پہلا کام بھی تمام کا تمام ضائع ہو جائے گا۔

جسطرح فوج میں جرنیل کا آگے پیچھے ہونا خطرناک ہوتا ہے اسی طرح تبلیغ میں خیالات کا بھی آگے پیچھے ہونا خطرناک ہے اگر خیالات میں تفرقہ پڑ جائے تو ایسی ناکامی ہوتی ہے جسکی تلافی کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ مثلاً اگر اسوقت ہم پوری کوشش نہ کریں اور پورے زور سے کام نہ لیں تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ پہلا ہمارا تمام کام بگڑ جائیگا ان لوگوں سے نہ وہ تعلقات رہیں گے۔ نہ وہ محبت رہیگی جو اس عرصہ میں پیدا ہو چکی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کم از کم سو آدمیوں کی ضرورت

وہ ایسی قوم ہے کہ جو انتبات کی عادی ... ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے الگ نہیں ہو سکتی۔ اور ان سے کٹ نہیں سکتی اب اگر ہم بھی ان کو چھوڑ دیں تو ان کے اندر اس بات کی عادت پڑ جائیگی کہ وہ اپنی برادری سے الگ ہو جائے اور یہ روا گیر پیدا ہو گئی تو اچھے نتیجے نہیں پیدا کریگی۔ اسلئے اسوقت ضرورت ہے کہ مبلغ پہلے سے بھی زیادہ جائیں۔ پس قادیان کے لوگوں کو خصوصاً اور باہر کے دوستوں کو عموماً توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اس موقعہ پر پیش کریں اور کم از کم ۱۰۰ سو آدمی وہاں جانے کیلئے تیار ہو جائے۔

اسلام کا درد رکھنے والے میدان میں نکلیں

یہ کام اب ایسی صورت میں آ گیا ہے کہ اسکا خاتمہ نظر آنے لگ گیا ہے اگر اسوقت ہم پوری کوشش اور ہمت سے کام لیں تو ہم جلدی کامیاب اور مظفر و منصور ہو سکتے ہیں لیکن اگر اسوقت ہم نے سستی کی تو پہلی کارروائیوں پر پانی پھر جائیگا۔ دیکھو وہاں ہمارے قریباً ۱۰۰۰ آدمی جا چکے ہیں اور ہزاروں روپیہ خرچ ہو چکا ہے یہ تمام کارروائی ہماری تھوڑی سی سستی سے ضائع ہو جائیگی حالانکہ کوئی زندہ قوم ایسے کام کو نہیں چھوڑتی بلکہ جس کام کو شروع کرتی ہے اسکو جاری رکھتی ہے۔ پس ہر شخص جسکے دل میں اسلام کا درد ہو اس سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسوقت میدان میں نکلے۔

دیکھو اور میدان بھی تبلیغ کیلئے کھلنے والے ہیں تم اسوقت اپنے دنیاوی کاموں کا خیال نہ کرو دنیا وی لوگوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔ اسوقت خدمات دین کی ضرورت ہے۔ پس جو شخص اسوقت درد رکھتا ہے وہ خدمت کے لیئے تیار ہو جائے اور ہر شخص جو ... پر بیعت کر چکا ہے۔ اسکو میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ... بیعت پر وہی قائم ہے جو پورے طور پر ... رکھتا ہے کہ وہ دین کے لیئے ہر قسم کا کام کریگا اور ہر قسم کی قربانی کریگا۔ لیکن بہت ہیں جو ارادہ ہی نہیں رکھتے ... ہیں جو ارادہ تو رکھتے ہیں لیکن جب کام کا وقت آتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ م

سنیاسی شردہانند کے چیلوں کی زیادتیاں

ظلم رانی کے متعلق اہم واقعات

سنیاسی شردھانند نے تیج ۱۹ اکتوبر میں ایک لمبا لیڈر لکھا ہے جس میں بلند شہر کے ایک گاؤں میں چند ہندو چوکیداروں کی مار پیٹ کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد مسلمانوں کو امن و انصاف کی طرف بلاتے ہوئے چند الفاظ فرمائے ہیں۔ جناب سنیاسی صاحب وقتاً فوقتاً اس قسم کے الفاظ سے مسلمانوں کو روحانی اور اخلاقی فوائد پہنچانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اسمیں کچھ شک نہیں۔ کہ اس قسم کے فساد علاوہ قابل افسوس ہونے کے ملک کے لیئے خطرناک ہیں۔ لیکن سنیاسی صاحب کو چاہیئے تھا کہ اسکا انسداد اپنے گھر سے کرتے تاکہ مسلمانوں کو اسپر فسادات پھیلانے کا شبہ نہ ہوتا۔ شدھی والوں کا ظلم و ستم و زبردستی اسوقت سے مسلمانوں پر شروع ہے جب سے شدھی کی تحریک شروع ہوئی۔ اپنی فرضی کامیابی کی خوشی کے خمار میں مویدان شدھی نے علاوہ کمینہ حرکات کے جابجا مسلمانوں پر اور مبلغین اسلام پر دست درازیوں سے کام لیا ہے۔ مثال کے لیئے ہم چند واقعات ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) حسن پور کے ملکانے ابتداء میں شدھی ہو گئے تھے لیکن سانڈھن کی پنچایت پر وہ تائب ہو کر دوبارہ داخل اسلام ہوئے۔ اسکے بعد حامیان شدھی کی طرف سے ان پر زبردستی شروع ہوئی۔ اور تلسی ملکانہ کی دکان شام کے وقت لوٹ لی گئی۔ چونکہ گاؤں میں غالب عنصر ہندوؤں کا تھا۔ اسلیئے مجرمین کو سزا دلوانی بھی مشکل تھی۔ کیونکہ لوگ مظلومین کی طرف سے گواہی دینے کے لیئے تیار نہیں تھے۔ اسطرح تلسی مذکور کا ۳۰۰ روپیہ کا نقصان ہوا۔ اور اسے ... کہا گیا کہ اگر تم گاؤں میں رہنا چاہتے ہو تو شدھی کو قائم رکھنا ہوگا۔ اسپر بھی تلسی نہ مانا۔ اسکے بعد اسکے بعض درخت کاٹ لیئے گئے اور قبرستان کی زمین پر قبضہ کر کے بعض قبروں پر ہل چلا دیا گیا۔ حامیان شدھی نے اسپر بھی صبر نہ کیا۔ اس واقعہ کے ہفتہ بعد جمعیت دعوت تبلیغ کے مبلغ پر حملہ کیا گیا۔ اور اسکو اور مخدوم ملکانہ کو رات کو اسکے مکان کے اندر گھسکر خوب پیٹا گیا چونکہ متعلقہ جماعت نے اس مظلوم کی کماحقہ مدد نہ کی اسلیئے مقدمہ عدالت میں خارج ہو گیا۔ اسکے بعد مخدوم مذکور کے گھر میں نقب زنی کر کے اس کا تمام اندوختہ گندم قیمتی ۲۰۰ روپیہ نکال لیا گیا۔ اور مخدوم معہ اپنی ہمشیرہ اور چند اور ملکانوں کے ان لوگوں کے ظلم سے بچنے کے لیئے موضع سانڈھن میں ہجرت کر گیا۔ اور تلسی اور رگھبیر جنکو اپنی جائداد اور وطن ایمان سے زیادہ پیارا تھا۔ اس سنیاسی کے چیلوں کو خوش کرنے کے لیئے مرتد ہو گئے۔

دوسرا واقعہ اکرن اور جہارلی گنج ریاست بھرت پور کا ہے جہاں چالیس سے زائد خاندان شدھی سے اپنی خوشی سے تائب ہوئے۔ لیکن حکام کے دباؤ سے انکو دوبارہ شدھ کیا گیا۔

اسکے علاوہ ہمارے پاس متعدد ثبوت موجود ہیں جن میں سے صرف یہاں ایک کا بیان کیا جاتا ہے۔ اس واقعہ کی تصدیق میں چودھری نذیر خان صاحب وکیل بے پوری۔ مولوی عبد الحی صاحب نائب ناظم نمایندگان تبلیغ۔ مولوی برہجاری مشہور داخلہ حکیم محمد اسمٰعیل خان صاحب ساکن سہول ضلع ایٹہ جن کے ساتھ چند اور دوست بھی تھے۔ ہم سب لوگ بھرت پور گئے۔ تجویز یہ تھی کہ ان ملکانوں میں سے چند آدمیوں کو ملا کر جوڈیشل ممبر کے سامنے ان کے بیانات کرا دیئے جائیں۔ اور اسبات کا ثبوت دلوایا جائے کہ وہ اپنی خوشی سے مسلمان ہوئے تھے۔ اور یہ کہ تھانہ دار کی طرف سے ان پر جبر کیا گیا ہے۔ ہم لوگ سب بھرت پور چلے گئے اور اکرن میں ایک شخص کے ہاتھ پیغام بھیجا اسپر آٹھ ملکانے مرد اور ایک عورت بھرت پور میں پہنچ گئے۔ اور اعلیٰ حاکم کے سامنے اپنی صحیح بیان لکھوانے کا سب کے سامنے اقرار کیا۔ لیکن جب ہم لوگ جوڈیشل ممبر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس سے تھانیدار سے بھی زیادہ شدہی کا نشان پایا۔ اس لئے ان غریب ملکانوں کے بیانات اس کے سامنے دوانے مناسب خیال نہ کئے گئے۔ کیونکہ یہ لوگ ملکانوں پر اسبات کے اظہار سے ڈرتے تھے کہ ریاست کے اعلیٰ حکام بھی شدھی کی پاسداری کرتے ہیں۔ اسلئے یہ تمام پارٹی بغیر کسی قسم کی کارروائی کے واپس آ گئی۔

اسی طرح اسبار میں آریہ مبلغین نے سودہ کرتوں گاؤں کے آدمیوں سے احمدی مبلغ پر حملہ کروا دیا۔ اور اس پر اس قدر لاٹھیاں برسائیں۔ کہ جسم زخمی ہو کر دیر گر پڑی۔ اور یہ لوگ اسے دھکیل اور مارتے ہوئے گاؤں کے باہر چھوڑ آئے۔ اس پر صبر نہ کر کے تمام جھوٹوں کی طرح آریہ اخبارات میں شائع ہوا۔ کہ مرزا غلام رسول صاحب نے لوگوں کے گھروں میں باہر سے گوشت پھینکا۔ مرزا صاحب کی طرف سے مقدمہ کیا گیا۔ جس پر ۲ آدمیوں کو جرمانہ ہوا۔ اور ایک سال کے لئے حفظِ امن کی ضمانتیں لی گئیں۔ اور مرزا صاحب کو ۱۰۵ روپیہ بطور ہرجانہ دلایا گیا۔

اسی طرح بلوٹھی کے لوگ جب واپس ہوئے ہیں۔ تو وہاں کے مرتد ملکانوں نے ان پر حملہ کر دیا اور سخت لڑائی کی۔ اسی طرح ۱۸۔ ۱۹ اکتوبر کو بھوجا اور بختیار ملکانہ کو چارپائیوں سے باندھ کر مارا گیا۔ تھانہ قریب ہونے کی وجہ سے جلدی پولیس پہنچ گئی۔ ورنہ سخت فساد کا خطرہ تھا۔ اسی طرح کئی ایک مردوں اور عورتوں کو دکھ دیا گیا۔ علیگڈھ میں ایک عورت کو ۳ دن تک مکان میں بند رکھا گیا۔ اور آخر بعض سرکاری افسروں نے آ کر اس قید سے اسے چھڑوایا۔

ان تمام گناہوں اور زیادتیوں کا بوجھ سنیاسی شردہانند کی گردن پر ہے۔ اسے دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے۔ لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

(چوہدری فتح محمد خاں سیال۔ ایم۔ اے۔ امیر وفد مجاہدین احمدیہ ۳۵ سول لائن آگرہ)

دہلی میں اسلام کی عظیم الشان فتح

اور آریوں کا فرار

مخالفین کی مناظرہ سے پہلو تہی

اسلام جو کہ دین فطرت ہے۔ اس پر زمانہ کی گردش کے باعث ایک ایسا زمانہ آیا۔ کہ اندرونی اور بیرونی مخالفین نے اسے روندنے کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کام لیا ایک طرف انجیل کے واعظوں نے بازاروں، گلیوں اور کوچوں میں نہایت دیدہ دلیری سے قرآن اور حامل قرآن پر ہر طرح کی افترا پردازی شروع کی۔ تو دوسری طرف سے آریہ سماج نے سر اٹھایا ہی اسلام پر حملے کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور قریب تھا۔ کہ دشمنان اسلام اپنی چالاکیوں اور ایسی فریبیوں میں کامیاب ہو جاتے۔ کہ رب العزت نے قدیم قانون کے ماتحت دین اسلام کی رہنمائی اور دستگیری فرمائی۔ اور اپنے فضل و رحم سے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور یوں دین کامل کی حفاظت فرما کر اس کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت دیا۔ اور آج رب العزت نے اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کے طفیل ہمیں یہ وقت دکھایا۔ کہ ہم مخالفین اسلام کو مقابلے پر بلاتے ہیں۔ مگر کوئی نہیں آتا۔ ہم چیلنج دیتے ہیں۔ مگر کوئی قبول کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔

دہلی میں احمدیہ جلسہ

مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل کے دہلی تشریف لانے پر ہم نے ایک جلسے کے انعقاد کا نئی دہلی یعنی رائے سینا میں بروز پیر ۲۲ اکتوبر اعلان کیا۔ اور اچھی طرح سے مشتہر کر دیا۔ کہ مولوی عمر الدین صاحب شملوی اسلامی خدا اور آرین ایشور پر تقریر فرماوینگے۔ اور مولوی جلال الدین صاحب اسلام اور ہندو دہرم کا مقابلہ اور موازنہ کر کے دکھاوینگے۔ ان دو تقریروں کے بعد آریوں کو دو گھنٹے کا وقت مناظرہ کے لئے دیا جاویگا۔ مگر باوجود اس اعلان کے تقریروں کے بعد کوئی سماجی دوست موقعہ پر تشریف نہ لائے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ کامیاب ہوا۔ جس کا حاضرین و سامعین جلسہ نے علے الاعلان اظہار کیا۔

شردھانند جی اور رام چندر جی کو چیلنج

دوسرے دن بروز منگل ہم نے دہلی شہر میں ایک عظیم الشان جلسے کا اعلان کیا۔ اور اس میں سوامی شردہانند اور پنڈت رامچندر صاحب دہلوی کو خاص طور پر چیلنج دیا۔ کہ اختتام جلسہ پر آریہ سماج کو تبادلہ خیالات کے لئے دو گھنٹے کا وقت دیا جاوے گا۔ اتفاقاً اسی دن ہمیں بہادر گڈھ مباحثہ کے لئے جانا پڑا۔ جو دہلی سے ۲۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ وجہ یہ ہوئی۔ کہ وہاں آریہ سماج کا جلسہ تھا۔ اور وہاں کے مسلمانوں نے اس جلسہ میں مباحثہ کے لئے ہمیں مدعو کیا تھا۔ ان کی استدعا پر مولوی عمر الدین صاحب شملوی۔ مولوی جلال الدین صاحب۔ خاکسار۔ نذر حسین اور دوست بہادر گڈھ پہنچے چونکہ ہمیں ۳ بجے کی گاڑی سے اپنے جلسے میں دہلی واپس آنا تھا۔ اس لئے مباحثہ کا وقت ½ ۱۰ بجے سے ½ ۲ بجے دن تک رکھا گیا۔ خوش قسمتی سے پنڈت رامچندر صاحب ہی ہمارے سامنے آریوں کی طرف سے پیش ہوئے۔ اور ہماری طرف سے مولوی جلال الدین صاحب مناظر تھے۔ مباحثہ کے بعد ہم نے مجمع عام میں پنڈت صاحب کو چیلنج دیا کہ آج شام کو چار بجے دہلی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا جلسہ ہوگا۔ جس میں آپ کو دو گھنٹہ وقت دیا جاویگا۔ آپ تشریف لاویں۔ اور اسلام کی تعلیم پر جو اعتراضات آپ کو ہوں انہیں پیش کرکے جواب پاویں۔ مسلمانان بابو رگڈھ نے ہماری کامیابی پر اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور جوق در جوق آکر مولوی صاحبان سے مصافحے کیئے۔ اور آیندہ ایک جلسہ کرنے اور ہمیں مدعو کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ ہم چار بجے دہلی پہنچ گئے۔ اور پنڈت رامچند صاحب بھی اسی گاڑی میں واپس لوٹے۔ دہلی اسٹیشن پر پنڈت جی سے پھر ملاقات کا موقعہ ملا۔ ہم نے یاددہانی کے طور پر دوبارہ جلسہ کے متعلق کہدیا۔ اور پنڈت جی نے وعدہ کیا کہ میں گھر سے ہوکر ابھی آتا ہوں۔

چیلنج کسی نے منظور نہ کیا

ہم جب جلسہ گاہ میں پہنچے تو بہت سے آدمی بیتابی کے ساتھ ہمارا انتظار کر رہے تھے کیونکہ وقت ۴ بجے رکھا گیا تھا۔ اور ہمیں قدرے دیر ہو گئی تھی۔ مولوی عمرالدین صاحب نے ۱½ گھنٹے حدوث روح و مادہ پر ایک ایسی دلچسپ اور نئے انکشافات سے پر تقریر فرمائی جسکو سامعین نے نہایت غور اور خاموشی سے سُنا۔ اسکے بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔ نماز کے بعد مولوی جلال الدین صاحب نے تقریر فرمائی جسکا دلچسپ حصہ وہ تھا جو آپ نے شدھی کے متعلق فرمایا۔ ان تقاریر کے بعد جیسا کہ ہمیں یقین تھا کہ پنڈت صاحب ایفاء وعدہ کرتے ہوئے ضرور تشریف لائے ہوں گے کیونکہ نہ صرف زبانی طور پر انہیں دو دفعہ اطلاع دیدی گئی تھی بلکہ بذریعہ اشتہار اپنے اعلان کو اچھی طرح سے تمام شہر میں مشتہر کر دیا گیا تھا۔ لیکن ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی جبکہ پنڈت صاحب موجود نہ تھے باوجود کا پتہ چلا ہم نے اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے حسب اعلان اجازت دیدی کہ چونکہ پنڈت صاحب تشریف نہیں لائے اگر کوئی اور صاحب ان کی وکالت کر سکتے ہوں تو کھڑے ہوں۔ پھر ایک مہاشہ صاحب کھڑے تو ہوئے لیکن دو تین تقریروں کے بعد حاضرین پر انکی حقیقت منکشف ہوگئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں سامعین کی بڑی تعداد نے علی الاعلان کہنا شروع کر دیا۔ کہ آریہ مناظر ہرگز اس قابل نہیں کہ مولوی عمرالدین صاحب کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکے۔ اور اکثر لوگ دل برداشتہ ہوکر جلسہ گاہ کو چھوڑ کر جانے لگے۔ آریہ مناظر نے جوں توں کرکے وقت گزارا۔ تمام مجمع نے اس عظیم الشان کامیابی کا علی رؤس الاشہاد اظہار کیا۔ حاضرین کی تعداد اس روز تقریباً ہزار سے زاید تھی۔

پنڈت رامچندر سے گفتگو

ہم نے اثبات کا خیال کرتے ہوئے کہ ہمارے آریہ دوست کہیں یہ نہ کہدیں کہ سوامی شردہانند یا پنڈت رامچندر جی کی غیر حاضری کی وجہ سے ہمیں آج کے روز ہزیمت اٹھانی پڑی۔ اسی وقت تمام آریوں کے سامنے اعلان کر دیا کہ ہم آریہ سماج کو کل کا دن اور دیتے ہیں۔ اور اسی دن صرف مناظرہ ہی ہوگا۔ اب آریہ سماج کا فرض ہے کہ وہ سوامی شردہانند کو لے آوے یا پنڈت رامچندر کو۔ ہم نے راتوں رات اشتہار چھپواکر دن نکلنے سے پہلے تمام شہر میں چسپاں کرا دیئے۔ مباحثہ کا وقت مغرب کے بعد رکھا گیا۔ عین وقت پر جوق در جوق لوگ آنے شروع ہو گئے۔ مباحثہ سے قبل حاضرین کی تعداد اندازاً ۱½ ہزار تھی۔ پنڈت رامچندر صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ہماری طرف سے مولوی عمرالدین صاحب شملوی مناظر اور مولوی جلال الدین صاحب پریزیڈنٹ تھے۔ اصل مبحث سے پہلے جو گفتگو ہمارے اور آریہ صاحبان کے درمیان ہوئی اسکا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ پنڈت صاحب نے کھڑے ہوکر فرمایا۔ ہمیں کچھ شک نہیں کہ آپ نے مجھ بہادرگڑھ میں اور دہلی میں دو دفعہ اپنے جلسہ کے متعلق کہا تھا اور یہ بھی واضح کر دیا تھا کہ آریہ سماج کو دو گھنٹے مناظرہ کے لیئے وقت دیا گیا ہے۔ لیکن آپ نے اثبات کا تہیہ نہیں کیا تھا کہ اشتہار بھی شائع کیئے گئے ہیں۔ اور ان میں سوامی جی کو اور مجھے چیلنج بھی دیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ آپ نے اشتہار میں یہ تعلّی آمیز الفاظ کیوں لکھے ہیں کہ سوامی جی تمام مسلمانوں کو چیلنج دیکر بھاگ گئے حالانکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ کانگریس میں مسلمان لیڈروں نے انہیں مجبور کیا کہ مباحثہ بند کر دیا جاوے۔ اور اس بنی ہوئی فضا کو مکدر نہ کیا جاوے۔ اسلیئے سوامی جی نے اپنی مرضی سے نہ۔ خواہش پر بلکہ مسلمان لیڈروں کی استدعا اور تحریک پر اپنا چیلنج واپس لے لیا۔

شردہانند جی کا مباحثہ سے فرار

مولوی جلال الدین صاحب کھڑے ہوئے اور یہ الفاظ جواب دیا۔ کہ ہم نے زبانی طور پر دو دفعہ اپنے جلسہ کے متعلق آپ کو کہدیا تھا۔ اور یہ بھی گوش گزار کر دیا گیا تھا۔ کہ آپ کو مناظرہ کیلئے دو گھنٹہ کا وقت بھی دیا گیا ہے۔ ورنہ بڑا افسوس یہ بات یہ ہے کہ آپ نے چلتے چلتے آنے کا وعدہ بھی فرمایا۔ اور آپ کا اب بعد میں یہ کہنا کہ صریحاً آپ کے فرار کو ثابت کرتا ہے۔ ہمنے سوامی جی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ امر واقعہ کا اظہار ہے۔ نیشنل کانگریس نے ہندو مسلم اتحاد کے لیئے جو کمیٹی تجویز کی تھی اور اس نے جو تجاویز پیش کی تھیں ان میں ہرگز اس امر کا ذکر نہیں۔ کہ سوامی جی نے مباحثہ کے لیئے جو اعلان کیا تھا اسے واپس لے لیں۔ تاکہ اسکی وجہ سے اتحاد کیلئے بنی ہوئی فضا مکدر نہ ہو۔ ایسی صورت میں کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ سوامی جی کا چیلنج کسی دوسرے کے کہنے پر نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ سوامی جی نے اپنا چیلنج کا اعلان کس نیت اور ارادہ سے کیا تھا کہ ہندو مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کریں۔ اگر یہ بات نہیں تو ان کا مباحثہ سے دست بردار ہونا اس بات پر روشنی ڈالتا ہے۔ کہ ان میں ہرگز اتنی جرأت نہیں کہ ویدک دھرم کو جس کے متعلق وہ بڑی بڑی ڈینگیں مارا کرتے تھے۔ اسلام کے مقابلہ میں پیش کر سکیں۔ اور غور طلب بات تو یہ ہے۔ کہ تحریک شدھی جس سے کہ ملک میں عظیم الشان فساد ہوئے اور ہو رہے ہیں اسکا بند نہ کرنا ظاہر کرتا ہے کہ سوامی شردہانند جی نے مباحثہ کو پیالہ ٹالنے کے لیے محض ایک بہانہ پیش کیا ہے ورنہ اتحاد سے انہیں کوئی غرض نہیں۔

اسکے بعد پنڈت رامچندر جی کھڑے ہوئے اور کہا کہ تحریک شدھی اسلیئے بند نہیں کی گئی کہ سوامی جی نے

بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دمشقی حدیث کے متعلق اہلحدیث کا دھوکا

قدیم سے انبیاء کے منکرین کا یہی رویہ چلا آیا ہے کہ وہ انبیاء اور ماموروں کی صداقت کو قسم قسم کے حیلوں اور تدبیروں سے مخفی کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی تو انکے معجزات پر شبہات وارد کرتے ہیں اور کبھی انکی پیشگوئیوں کو بوجہ اپنی کور باطنی کے نشانۂ اعتراضات بناتے ہیں۔ اور کبھی ان کے اپنے کلام یا کلام الٰہی میں جو اُن پر نازل ہوتا ہے تناقض و تعارض بتا کر اپنے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلئے ضروری بلکہ بہت ضروری تھا کہ موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل پر بھی ایسے ہی اعتراضات ہوتے تا کہ اس کی صداقت بھی مثل گذشتہ انبیاء کے روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے اور سوائے عقل کے اندھوں اور متعصب مولویوں کے کسی کو اسکی صداقت اور مامور من اللہ ہونے میں شک کی گنجائش نہ رہے۔

۱۹ اکتوبر کے اہلحدیث میں کسی دفتر کے کلرک مسمّی حبیب اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام مقدس میں تناقض ثابت کرنے کی بیجا کوشش کی ہے تا کہ آپ کی سچائی کو پوشیدہ کر کے سادہ لوح طبائع کو دھوکا دے۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام سے چند عبارات دمشقی حدیث کے متعلق نقل کر کے لکھتے ہیں۔ "مرزا صاحب کو دو جگہ حدیث کے صحیح ہونے سے انکار ہے تیسری جگہ اسکی تاویل پر اصرار ہے چوتھی جگہ لُد کے ایک موضع ہونے پر اقرار ہے پانچویں جگہ لُدھانہ کے لُد ہونے پر اصرار ہے۔" میں کلرک صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ذرا ہوش بجا رکھے ہیں حضرت مسیح موعود کی کس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حدیث واقعی آپ کے نزدیک بھی ضعیف ہے۔ حضور تو فرماتے ہیں کہ امام بخاری نے چونکہ اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح بخاری میں درج کرنے سے چھوڑ دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے صحیح حدیث کے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں وہ تمام اس میں نہیں پائی جاتیں پس یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ اور پھر یہ فرمایا کہ دمشقی حدیث..

دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے تو یہ ان متعصب مولویوں کے خیال کا نتیجہ فرمایا ہے جو اپنی لاعلمی اور کم فہمی کی وجہ سے حدیث نبوی کو ظاہر پر محمول کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر ظاہری مفہوم کو صحیح اور درست تسلیم کر لیا جاوے تو یہ حدیث امام مسلم کی ہی دوسری حدیث سے جو محمد بن المنکدر سے مروی ہے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام اسکے ساتھ ہی فرماتے ہیں۔ "اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد بن المنکدر کی حدیث کو نہایت قطعی... اور نواس بن سمعان کی حدیث کو از قبیل استعارات و کنایات خیال کرتے تھے۔"

اس سے صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود دمشقی حدیث کو ساقط الاعتبار نہیں ٹھہراتے بلکہ اسکو من قبیل الاستعارات تصور کر کے تاویل طلب قرار دیتے ہیں۔ اور یہ صاف بات ہے کہ دمشقی حدیث بہر ظاہر الفاظ پر محمول نہیں ہو سکتی۔

اوّل اس وجہ سے کہ ظاہر پر حمل کرنے سے بوجہ محمد بن المنکدر کی حدیث کے جو متفق علیہ ہے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے۔

دوم اسلئے کہ اگر یہ حدیث ظاہر پر ہی محمول ہوتی تو صحابہؓ کو ابن صیاد کے دجال ہونے کا خیال بھی نہ آتا۔ کیونکہ ابن صیاد نے کوئی بھی ایسا کام نہیں دکھایا جو دجال معہود کے متعلق حدیث مذکورہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی یہ کہ بہشت و دوزخ کا ساتھ ہونا اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا مردوں کو زندہ کرنا اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو اُگانا اور ستر باع کے گدھے پر سوار ہونا۔

سوم اس وجہ سے کہ آنحضرت صلعم نے دجال کا حلیہ بیان کرتے ہوئے لفظ کانی یعنی گویا کا لفظ فرمایا ہے جو اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ رویت حقیقی رویت نہیں بلکہ کاشفہ ہونیکے باعث ایک مرتعبیر طلب ہے۔

پس جبکہ ثابت ہو گیا کہ یہ حدیث بہر ظاہری الفاظ پر محمول نہیں ہو سکتی بلکہ اسکی تعبیر ہی ہو سکتی ہے تو اس صورت میں اسکی جسقدر بھی تاویلیں جو عقل اور واقعات کے مطابق ہوں۔ جائز ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود نے آپ سے بعض متقدمین نے اس حدیث کی جو مختلف تاویلیں کی ہیں چونکہ

اسلئے کہ وہ سبھی واقعات کے مطابق اور عقلاً جائز ہیں صحیح اور درست ہیں۔

پھر کلرک صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود نے چونکہ دمشقی حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ لُد بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے پہلے قول کی تردید کرتے ہیں ہرگز ہرگز درست نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور کے یہ تسلیم کر لینے سے کہ لُد ایک خاص مقام بھی ہے کس طرح ثابت ہوا کہ آپ اسبات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ واقعی ابن مریم ظاہری طور پر دجال کو قتل کرے گا؟ باقی رہے یہ الفاظ کہ "اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے" یہ تو حدیث کے آخری حصہ کا ترجمہ ہے جسکو کلرک موصوف نے دھوکہ دہی کی غرض سے حضور کے قول سے متصل کر دیا ہے۔

پھر اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ حضرت مسیح موعود نے اس حدیث کو واقعی ضعیف اور کمزور سمجھا ہے تو بھی معترض صاحب کا یہ مقصد کہ حضور کے کلام میں تعارض ثابت ہو جائے قطعاً حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ علم حدیث بوجہ ظنی ہونے کے اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ جو حدیث ظاہرا قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہو وہ اگر کسی پہلو سے بھی ان کے مطابق ہو سکے تو اسکو غلط قرار دے کر متروک نہ کیا جاوے۔

پس حضرت مسیح موعود نے اگر دمشقی حدیث کو ضعیف یقین کر کے تاویلیں کی ہیں تو بھی کسی عقلمند انسان کی نظر میں قابل اعتراض نہیں ہو سکتیں۔

میں کلرک صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ کسی ایسے وقت میں جبکہ انکا دماغ تر و تازہ ہو ازالہ اوہام کا دوبارہ مطالعہ کریں تاکہ اصل حقیقت پر مطلع ہو کر بیہودہ گوئی سے باز آ جائیں۔

راقم محمد یار مولوی فاضل

نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کی ضروریات

نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ میں صرف چار مریضوں کی رہائش ہو سکتی ہے قابل رہائش ہو گئے ہیں۔ ان کوارٹروں کے متعلق بعض سامانوں کی ضرورت ہے جن میں سے چار ابھی تک باقی ہیں اور ہر ایک چارپائی کے ساتھ جس تین بستر ضروری ہیں۔ ۱۲

عہ۔ الحمدللہ دو چارپائیاں قیمتی بکصد روپیہ جناب ڈاکٹر عطا احمد صاحب نے اپنی مرحومہ صاحبزادی کی یادگار میں عطا فرمائی ہیں۔ اور دو بستر قیمتی فیس روپیہ حضرت صاحبزادہ میاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دمشقی حدیث کے متعلق اہلحدیث کا دھوکا

قدیم سے انبیاء کے منکرین کا یہی رویہ چلا آیا ہے کہ وہ انبیاء و ماموروں کی صداقت کو قسم قسم کے حیلوں اور بہانوں سے مخفی کرنا چاہتے ہیں۔ کبھی تو انکے معجزات پر شبہات وارد کرتے ہیں اور کبھی انکی پیشگوئیوں کو بوجہ اپنی کور باطنی کے نشانہ اعتراضات بناتے ہیں۔ اور کبھی ان کے اپنے کلام یا کلام الٰہی جو ان پر نازل ہوتا ہے۔ تناقض و تعارض بتا کر اپنے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسلئے ضروری بلکہ بہت ضروری تھا کہ موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل پر بھی ایسے ہی اعتراضات ہوتے تاکہ اس کی صداقت بھی مثل گذشتہ انبیاء کے روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے اور سوائے عقل کے اندھوں اور متعصب مولویوں کے کسیکو اسکی صداقت اور مامور من اللہ ہونے میں شک کی گنجایش نہ رہے۔

۱۹ اکتوبر کے اہلحدیث میں کسی دفتر کے کلرک مسمی حبیب اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام مقدس میں تناقض ثابت کرنیکی بیجا کوشش کی ہے تاکہ آپ کی سچائی کو پوشیدہ کر کے سادہ لوح طبائع کو دھوکا دے۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب ازالہ اوہام سے چند عبارات دمشقی حدیث کے متعلق نقل کر کے لکھتے ہیں۔ "مرزا صاحب کو دو جگہ حدیث کے صحیح ہونے سے انکار ہے تیسری جگہ اسکی تاویل پر اصرار ہے چوتھی جگہ لد کے ایک موضع ہونے پر اقرار ہے پانچویں جگہ لد کے ایک شہر نہ ہونے پر اصرار ہے۔" میں کلرک صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ذرا ہوش بجا کر کے بتائیں حضرت مسیح موعود کی کس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحیح آپ کے نزدیک بھی ضعیف ہے۔ حضور تو فرماتے ہیں [illegible] امام بخاری نے چونکہ اس حدیث کو اپنی کتاب صحیح بخاری [illegible] چھوڑ دیا ہے اس [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] صحیح حدیث کے لیے جو شرائط مقرر کی ہیں وہ [illegible] نہیں پائی جاتیں پس یہ حدیث ان کے نزدیک [illegible] یہ فرمایا کہ دمشقی حدیث ....

دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے تو یہ ان متعصب مولویوں کے خیال کا نتیجہ فرمایا ہے جو اپنی لاعلمی اور کم فہمی کی وجہ سے حدیث نبوی کو ظاہر پر محمول کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر ظاہری مفہوم کو صحیح اور درست تسلیم کر لیا جاوے تو یہ حدیث امام مسلم کی ہی دوسری حدیث سے جو محمد بن المنکدر سے مروی ہے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام اسکے ساتھ ہی فرماتے ہیں۔ "اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ محمد بن المنکدر کی حدیث کو نہایت قطعی... اور نواس بن سمعان کی حدیث کو از قبیل استعارات و کنایات خیال کرتے تھے۔

اس سے صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود دمشقی حدیث کو ساقط الاعتبار نہیں ٹھہراتے بلکہ اسکو من قبیل الاستعارات تصور کر کے تاویل طلب قرار دیتے ہیں۔ اور یہ صاف بات ہے کہ دمشقی حدیث اپنے ظاہر الفاظ پر محمول نہیں ہو سکتی۔

اوّل اس وجہ سے کہ ظاہر پر عمل کرنے سے بوجہ محمد بن المنکدر کی حدیث کے جو متفق علیہ ہے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے۔

دوم اسلئے کہ اگر یہ حدیث ظاہر پر ہی محمول ہوتی تو صحابہ کو ابن صیاد کے دجال ہونے کا خیال بھی نہ آتا۔ کیونکہ ابن صیاد نے کوئی بھی ایسا کام نہیں دکھایا جو دجال معہود کے متعلق حدیث مذکورہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا اور مردوں کو زندہ کرنا اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتیوں کو اگانا اور ستر باع کے گدھے پر سوار ہونا۔

سوم اس وجہ سے کہ آنحضرت صلعم نے دجال کا حلیہ بیان کرتے ہوئے لفظ کانی یعنی گویا کا لفظ فرمایا ہے جو بیان پر دلالت کرتا ہے کہ یہ رویت حقیقی رویت نہیں بلکہ کشف ہونیکے باعث ایک امر تعبیر طلب ہے۔

پس جبکہ ثابت ہو گیا کہ یہ حدیث اپنے ظاہری الفاظ پر محمول نہیں ہو سکتی بلکہ اسکی تعبیر ہی ہو سکتی ہے تو اس صورت میں اسکی جسقدر بھی ایسی تاویلیں جو عقل اور واقعات کے مطابق ہوں جائز ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود یا آپکے بعض متبعین نے اس حدیث کی جو مختلف تاویلیں کی ہیں بوجہ اسکے کہ وہ سبھی واقعات کے مطابق اور عقلاً جائز ہیں صحیح اور درست ہیں۔

پھر کلرک صاحب کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود نے چونکہ دمشقی حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ لد بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب اپنے پہلے قول کی تردید کرتے ہیں ہرگز ہرگز درست نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور کے یہ تسلیم کر لینے سے کہ لد ایک خاص مقام بھی ہے کسطرح ثابت ہوا کہ آپ اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ واقعی ابن مریم ظاہری طور پر دجال کو قتل کرے گا؟ باقی رہے یہ الفاظ کہ اس کو جا پکڑینگے اور قتل کر ڈالیں گے" یہ تو حدیث کے آخری حصہ کا ترجمہ ہے جسکو کلرک موصوف نے دھوکہ دہی کی غرض سے حضور کے قول سے متصل کر دیا ہے۔

پھر اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ حضرت مسیح موعود نے اس حدیث کو واقعی ضعیف اور کمزور سمجھا ہے تو بھی معترض صاحب کا یہ مقصد کہ حضور کے کلام میں تعارض ثابت ہو جائے قطعاً حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ علم حدیث بوجہ ظنی ہونے کے اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ جو حدیث ظاہراً قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہو وہ اگر کسی پہلو سے بھی ان کے مطابق ہو سکے تو اسکو غلط قرار دے کر متروک نہ کیا جاوے۔

پس حضرت مسیح موعود نے اگر دمشقی حدیث کو ضعیف یقین کر کے تاویلیں کی ہیں تو بھی کسی عقلمند انسان کی نظر میں قابل اعتراض نہیں ہو سکتیں۔

میں کلرک صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ کسی ایسے وقت میں جبکہ انکا دماغ تر و تازہ ہو ازالہ اوہام کا دوبارہ مطالعہ کریں تاکہ اصل حقیقت پر مطلع ہو کر بیہودہ گوئی سے باز آ جائیں۔

راقم محمد یار مولوی فاضل

نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کی ضروریات

نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کی جس میں چار مریضوں کی رہایش ہو سکتی ہے قابل رہایش ہو گئے ہیں۔ ان کوارٹروں کے متعلق بعض سامان کی ضرورت تھی جنہیں سے چار آہنی چارپائیاں اور ہر ایک چارپائی کے ساتھ تین تین بستر ضروری ہیں ۔۔۔

[illegible] ایک صد روپیہ جناب ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب نے اپنی مرحومہ صاحبزادی کی یادگار میں عطا فرمائی ہیں۔ اور دو بستر [illegible] تیس روپیہ حضرت صاحبزادہ میاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر وصیت ۲۰۲۶

میں لال دین احمدی ولد دین محمد قوم بھٹی ساکن بیگو والہ ڈاک خانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان چھ سو روپیہ۔ زمین برائے مکان قادیان میں تین سو روپیہ۔ نقد اکیس سو روپیہ۔ کل تین ہزار روپیہ اسکے دسویں حصہ کی قیمت نقد تین سو روپیہ میں نے داخل خزانہ کر دیا ہے۔ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۲ء

العبد۔ لال دین احمدی بیگو والہ ضلع سیالکوٹ حال قادیان
گواہ شد۔ احمد دین بقلم خود سکنہ شاہدرہ حال قادیان
گواہ شد۔ فضل احمد ساکن بہلولپور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال قادیان

نمبر وصیت ۲۰۲۸

میں غلام حسین احمدی ولد میاں برہان دین قوم جٹ گوندل ساکن موضع بھوبڑہ۔ ڈاکخانہ بسولہ تحصیل چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری جائداد حسب ذیل ہے۔

جائداد منقولہ برتن۔ بستر وغیرہ۔ جائداد غیر منقولہ حویلی سکنی جدی جسمیں مکانات خام ہیں۔ (۲ مرلہ اندازہ) حویلی سفید جسمیں مکان نہیں ہے۔ (۱۰ مرلہ) اراضی ملکیتی جدی (تین کنال) واقعہ بھوبڑہ۔ اراضی مستثنےٰ قطعہ (۵) واقعہ چک۔ بسیر مالی۔

فقط:- چونکہ میری جائداد کا حصہ کثیر اراضی زمین مستثنےٰ دفعہ ۵ کی ہے۔ لیکن نہیں معلوم ہوتا کہ مالکان اراضی یا میرے وارثان رضامند ہوں۔ اسلئے میں انجمن کو مقدمہ بازی میں ڈالنا نہیں چاہتا میری رائے میں اس تمام جائداد مذکورہ بالا کی قیمت ۱۲۰۰۰ روپیہ ہے اس کا حصہ ۱/۱۰ ۱۲۰۰ روپیہ میں اپنی زندگی میں انشاء اللہ داخل کر دونگا۔ اور اس کے بعد جسقدر تنخواہ سے ملیگی اسکا ۱/۱۰ حصہ بھی دیتا رہونگا۔ انشاء اللہ ۲۲/۴/۲۲

گواہ شد۔ گل محمد احمدی۔ منصرم عدالت افسر آبادی سرگودھا۔ بقلم خود ۲۲/۴/۲۲
گواہ شد۔ غلام نبی اول مدرس فارسی گورنمنٹ سکول سرگودھا
العبد۔ غلام حسین احمدی۔ انجم تکمیل اسکنہ ضلع شاہ پور ۲۲/۴/۲۲

نمبر وصیت ۲۰۶۱

میں مسماۃ زینب بی بی زوجہ منشی عبدالکریم قوم ارائیں ساکن مہاجر قادیان۔ ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائداد منقولہ از قسم زیور ہے۔ جو مجکو مہر میں ملا ہوا ہے اور مہر مبلغ پانچسو روپیہ مقرر ہوا تھا جس میں کہ مبلغ ۲۵۰ روپیہ کا مہر میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا ہے۔ اور مبلغ ڈھائی سو روپیہ کا زیور حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ۱۰ ۔ پھول وانام طلائی قیمتی ۲۵ روپیہ۔ چونا۔ وکنگن و بند نقرہ مالیتی ایک سو روپیہ۔ پازیب ۲۵ روپیہ۔ کل میزان ۲۵۰ مبلغ دوسو پچاس روپیہ جسکے دسویں حصہ مبلغ پچیس روپیہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اسکے ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل مذکورہ بالا ہی ہے۔

العبد۔ وصیت کنندہ مسماۃ زینب بی بی زوجہ منشی عبدالکریم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبدالکریم خاوند زینب بی بی مہاجر قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ گواہ شد۔ محمد افضل وارج میر نال وارد قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ اصل ساہیوال۔ ضلع جالندھر

نمبر وصیت ۲۰۶۵

میں غلام محمد ولد شمس الدین قوم چوغطہ ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ (ب) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (ج) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ بالا ۵ روپیہ۔ زمین ۱/۲ ۱ مرلہ بارانی موروثی ایک معمولی مکان کچا موضع پکھو کے ستریاں میں متصل ڈیرہ باوا نانک تحصیل بٹالہ۔ علاوہ اسکے میں ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۲ء

العبد۔ غلام محمد ولد شمس الدین مستری۔ گواہ شد۔ بابو نور احمد ولد عبدالحکیم مہاجر قادیان۔ گواہ شد۔ غلام محمد طیب ولد عبداللہ

نمبر وصیت ۲۰۲۵

میں غلام محمد ولد میاں خدا بخش صاحب قوم دت مسلم ساکن حال قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ میری موجودہ ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر وصیت ۲۰۲۷

میں لال دین احمدی ولد دین محمد قوم جٹی ساکن بیگو والہ ڈاک خانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان چھ سو روپیہ۔ زمین برائے مکان قادیان میں تین سو روپیہ۔ نقد اکیس سو روپیہ۔ کل تین ہزار روپیہ اسکے دسویں حصہ کی قیمت نقد تین سو روپیہ میں نے داخل خزانہ کر دیا ہے۔ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۲ء

العبد۔ لال دین احمدی بیگو والہ ضلع سیالکوٹ حال قادیان
گواہ شد۔ احمد دین اقلیم خود سکنہ شاہدرہ حال قادیان
گواہ شد۔ فضل احمد ساکن بہلولپور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال قادیان

نمبر وصیت ۲۰۲۸

میں غلام حسین احمدی ولد میاں برہان دین قوم جٹ گوندل ساکن موضع بھوبڑ ڈاک خانہ سوہاوہ تحصیل چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ (۳) میری جائداد حسب ذیل ہے۔

جائداد منقولہ برتن بستر وغیرہ۔ جائداد غیر منقولہ حویلی سکنی جس میں مکانات خام ہیں۔ (۶ مرلہ اندازاً) حویلی سفید

جسمیں مکان نہیں ہے۔ (۴) قطعہ اراضی ملکیتی جدی (تین کنال) واقعہ بھوبڑہ۔ (۵) اراضی مستثنیٰ قطعہ (۵) واقعہ چک۔ سیر بالی۔

نوٹ۔ چونکہ میری جائداد کا بعض حصہ اراضی زرعی مستثنیٰ دفعہ درج ہے لیکن معلوم ہوتا کہ بنگال اراضی یا مکانات وارثان رضامند ہوں۔ اس لئے میں انجمن کو مقدمہ بازی میں ڈالنا نہیں چاہتا میری رائے میں اس تمام جائداد مذکورہ بالا کی قیمت ۱۲۰۰۰ روپیہ ہے اس کا حصہ ۱/۱۰ ۱۲۰۰ روپیہ میں اپنی زندگی میں انشاء اللہ داخل کر دونگا۔ اور اس کے بعد جسقدر تنخواہ مجھے ملیگی اسکا ۱/۱۰ حصہ بھی دیتا رہونگا۔ انشاء اللہ ۲۲ $\frac{۴}{۲۲}$

گواہ شد۔ محمد احمدی مثلخوان عدالت افسر آبادی سرگودھا۔ بقلم خود ۲۲ $\frac{۴}{۲۲}$
گواہ شد۔ غلام نبی اول مدرس فارسی گورنمنٹ سکول سرگودھا
العبد۔ غلام حسین احمدی۔ ایکسائز انسپکٹر ضلع شاہپور ۲۲ $\frac{۴}{۲۲}$

نمبر وصیت ۲۰۶۱

میں مسماۃ زینب بی بی زوجہ منشی عبدالکریم قوم ارائیں ساکن محلہ قادیان۔ ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائداد منقولہ از قسم زیور ہے۔ جو مجکو مہر میں ملا ہوا ہے اور مہر مبلغ پانچسو روپیہ مقرر ہوا تھا جس میں کہ مبلغ ۲۵۰ روپیہ کا مہر میں نے اپنے خاوند کو معاف کر دیا ہے۔ اور مبلغ ڈھائی سو روپیہ کا زیور حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ہشت۔ پھول وانام طلائی قیمتی ۵۰ روپیہ۔ چونا۔ کنگن و بند نقرہ مالیتی ایک سو روپیہ۔ پازیب ۳۰ روپیہ۔ کل میزان ۲۵۰ مبلغ دو سو پچاس روپیہ جسکے دسویں حصہ مبلغ پچیس روپیہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہی ہے۔

العبد۔ وصیت کنندہ مسماۃ زینب بی بی زوجہ منشی عبدالکریم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ عبدالکریم خاوند زینب بی بی محلہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ گواہ شد۔ محمد فضل دلد میاں [illegible] وارد قادیان۔ ضلع گورداسپور [illegible]
[illegible]

نمبر وصیت ۲۰۶۹

میں غلام محمد ولد شمس الدین قوم چوغطہ ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ (ب) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (ج) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ ۱۰۰ روپیہ۔ زمین ۱/۲ [illegible] ایک معمولی مکان کچا موضع پکھو کے مستریاں [illegible] باوانانک تحصیل بٹالہ۔ علاوہ اسکے میں ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۲۳ء

العبد۔ غلام محمد ولد شمس الدین مستری۔ گواہ شد [illegible]
عبدالحکیم سہارنپوری قادیان۔ گواہ شد غلام محمد طبیب [illegible]

نمبر وصیت ۲۰۳۹

میں غلام محمد ولد میاں محمد بخش قوم مسلم ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر وصیت ۱۹۵۷

میں مسماۃ نیک بی بی زوجہ محمد دین قوم حجام ساکن پنڈی گھبکا ڈاکخانہ کھاریاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت زیورات حسب ذیل ہیں۔ (۱) بگبگا کلائی حصیرا چوڑیاں۔ چھلے۔ سنگی۔ مہر … میزان …. سابیہ … ر۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ اپنی حیات میں ادا کر دوں گی۔ (۲) اگر میرا خاوند مجھ سے پہلے فوت ہو جاوے۔ تو ترکہ اراضی زرعی موجود الوقت سے شرعی حصہ اس ترکہ سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کی جاوے۔ اور یہ بھی اگر علاوہ زیورات مندرجہ فقرہ ۱ کے میری وفات پر کوئی اور زیور میرا ہوا۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کیا جاوے۔ میرا نماز جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور جنازہ مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی حتی الامکان کوشش کیجاوے۔ وما تعلم نفس بای ارض تموت میں بہ تصدیق گواہان ذیل اس وصیت کی تکمیل کرتی ہوں (نوٹ) فقرہ ۱ سے آگے عبارت اس کا تا ادا کر دوں گی۔ اور فقرہ ۲ کی سطر ۲ اور ۳ کے بین السطور عبارت بتعمیل حکم ۲/۲ مشیر قانونی صاحب بغرض تکمیل ایزادی کی گئی۔ موصیہ کی اجازت سے المرقوم ۲۴/۲ محمد دین خاوند موصیہ بقلم خود۔ (کرتی ہوں۔ میرے دستار و منتقل … کوئی ہنگامہ نہ ہووے۔)

۱۶ رجون ۱۹۲۱ء مطابق ۳ ہاڑ سمت ۱۹۷۸ بکرم شوال ۱۳۳۹ھ

العبد۔ مسماۃ نیک بی بی زوجہ محمد دین حجام … نولیس تحصیل کھاریاں۔ ساکن پنڈی گھبکا ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ محمد دین بقلم خود خاوند موصیہ۔

گواہ شد مظفر الدین … بقلم خود۔ ساکن پنڈی گھبکا تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

گواہ شد۔ غلام مصطفیٰ احمدی۔ میڈیکل سٹوڈنٹ بقلم خود ساکن پنڈی گھبکا۔ ضلع گجرات۔

نمبر وصیت ۱۹۷۴

میں مسماۃ صدیقہ بیگم زوجہ سید ناصر شاہ قوم مغل ساکن حال قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر زیورات تخمیناً کل ایک ہزار پانچ سو روپیہ۔ جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے آج ہی زیورات نقرئی وزنی ۱۵۶ تولہ قیمتی ۱۵۰ روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیتی ہوں۔ اور آئندہ جو جائداد پیدا کروں اسکا بھی دسواں حصہ اپنی ہی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ (۲) مبلغ للعہ روپیہ نقد بابت شرط اول بھی آج ہی داخل کر دئے گئے۔ ملاحظہ ہو رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۴۸۹ مورخہ ۲۷/۸/۲۱

العبد۔ صدیقہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید ناصر شاہ بقلم خود۔

گواہ شد قاضی عبداللہ ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان۔

نمبر وصیت ۲۰۱۷

میں نذر حسین ولد سردار محمد خان قوم بلوچ ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اسوقت کوئی نہیں ہے صرف مجھے للعہ روپیہ ماہوار پنشن از محکمہ ملٹری ملتی ہے۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر مجھے کوئی اور جائداد مل جاوے۔ جو اس آمد سے پیدا کردہ نہ ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

العبد … نذر حسین ولد سردار محمد خان۔ بلوچ احمدی مہاجر۔ … شاہ پور۔

گواہ شد۔ ذوالفقار علی خان مہاجر رامپوری۔

گواہ شد۔ خداداد رسالدار بقلم خود۔

نمبر وصیت ۲۰۱۸

میں جندوڈی زوجہ نذر حسین قوم بلوچ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد از قسم زیور قیمتی دو سو پچاس روپیہ کا ہے۔ جسکے دسویں حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ یعنی مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ کی۔ تاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء

العبد۔ جندوڈی بقلم خود۔ گواہ شد۔ نذر حسین ولد محمد خان۔

گواہ شد۔ خداداد خان رسالدار۔

نمبر وصیت ۲۰۲۲

میں منظور علی ولد عبدالغنی مرحوم قوم شیخ ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد و قیمت ذیل ہے۔ پراویڈنٹ فنڈ … ایک کنال واقعہ دارالفضل چار سو ۴۰۰ روپیہ خانگی مالیتی تقریباً گیارہ سو ۱۱۰۰ روپیہ۔ نقد ڈیڑھ ہزار ۱۵۰۰ روپیہ کل جائداد مذکورہ بالا مالیتی چار ہزار روپیہ (۴۰۰۰) ہے جسکے دسویں حصہ یعنی ۴۰۰ روپیہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ منظور علی بقلم خود۔ گواہ شد فخر الدین احمدی … بقلم خود۔ گواہ شد۔ رشید الدین بحروف انگریزی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر وصیت ۲۰۴۲

میں سردار بی بی زوجہ منشی محمد الدین کارکن لنگر خانہ قوم شیخ ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ (۳) اس وقت میرے پاس زیورات سنہری و نقرئی قیمتی صہ۔ کے ہیں۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اول تو میں انشاء اللہ کوشش کرونگی۔ کہ صہ کے دسویں حصہ یعنی صہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ اگر یہ رقم میں داخل خزانہ کر سکوں۔ تو انجمن کو نتیجہ ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرے زیورات قیمتی صہ میں سے مبلغ پچاس روپیہ یعنی دسواں حصہ وصول کرلے۔ والسلام ۲۲/۷/۲

العبد سردار بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد خاکسار محمد دین عفی اللہ عنہ محرر لنگر خانہ حضرت اقدس علیہ السلام گواہ شد۔ مبارک احمد نیا عہدہ دار محصلہ احمدیہ قادیان دارالامان

نمبر وصیت ۲۰۴۸

میں محمد اسمٰعیل ولد مولوی قطب الدین۔ قوم راجپوت ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ صرف پچیس روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں آئندہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور میں دیتا رہونگا۔ علاوہ اسکے اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور مالک ہوگی۔ بوالراقم محمد اسمٰعیل احمدی قادیانی قادیان۔ گواہ شد۔ قطب الدین طبیب از قادیان۔ گواہ شد محمد اسحاق قادیان۔

نمبر وصیت ۲۰۵۲

میں روشن دین ولد کھیرن قوم آرائیں ساکن پکھوال ڈاکخانہ کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری جائداد اسوقت منقولہ جو کہ ۴۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد روشن دین بقلم خود۔ گواہ شد غلام قادر لنگر خانہ۔ گواہ شد۔ خاکسار محمد الدین عفی اللہ عنہ کارکن لنگر خانہ بقلم خود۔ ۳۱/۷/۲۲

نمبر وصیت ۲۰۵۶

میں عائشہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب قوم ککے زئی ساکن قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد زیور قیمتی تین سو گیارہ روپیہ اور ایک سنگر مشین قیمتی اکتیس روپیہ۔ کل چار سو کتالیس روپیہ کی ہے۔

نوٹ۔ مہر ابھی وصول ہو کر جائداد مذکورہ میں شامل ہے۔

عائشہ بی بی زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب۔ گواہ شد محمد ایوب احمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ ظفر اسلام برادر بابو محمد ایوب احمد صاحب۔ ۱/۱۰/۲۲

نمبر وصیت ۲۰۵۷

میں حمیدہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب قوم ککے زئی ساکن قادیان شریف ڈاکخانہ قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد زیور قیمتی دو سو اکیاون روپیہ ہے۔ مہر بھی اس میں شامل ہے۔ العبد۔ حمیدہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب۔ گواہ شد محمد ایوب احمد بقلم خود۔ گواہ شد ظفر اسلام۔ یکم اکتوبر ۱۹۲۲ء

نمبر وصیت ۲۰۵۸

میں محمد ایوب احمد ولد محمد علی صاحب قوم ککے زئی ساکن قادیان شریف ڈاکخانہ قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد سات کنال اراضی ہے۔ جو تعمیر مکان کے لئے ہے۔

العبد۔ محمد ایوب احمد بقلم خود۔ گواہ شد محمد علی والد محمد ایوب احمد۔ گواہ شد۔ ظفر اسلام برادر محمد ایوب احمد صاحب۔ ۱/۱۰/۲۲

نمبر وصیت ۲۰۷۰

چراغ بی بی زوجہ غلام محمد قوم چوغطہ ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر وصیت ۲۰۴۷

میں سردار بی بی زوجہ منشی محمد الدین کارکن لنگر خانہ قوم شیخ ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔ (۳) اس وقت میرے پاس زیورات سنہری ونقرئی قیمتی معہ ... کے ہیں۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اول تو میں انشاء اللہ کوشش کرونگی۔ کہ حصہ کے دسویں حصہ یعنی ... داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ اگر یہ رقم میں داخل خزانہ کرسکوں۔ تو انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرے زیورات قیمتی ... میں سے مبلغ پچاس روپیہ یعنی دسواں حصہ وصول کرلے۔ والسلام $\frac{۵}{۲۲}$

العبد سردار بی بی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ خاکسار محمد الدین عفی اللہ عنہ محرر لنگر خانہ حضرت اقدس علیہ السلام گواہ شد۔ مبارک احمد جماعت دوم مدرسہ احمدیہ قادیان دارالامان

نمبر وصیت ۲۰۴۸

میں محمد اسمٰعیل ولد مولوی قطب الدین۔ قوم راجپوت ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں۔ صرف پچیس روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں آئندہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور میں دیتا رہونگا۔ علاوہ اسکے اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور مالک ہوگی۔ الراقم محمد اسمٰعیل احمدی قادیانی قادیان۔ گواہ شد۔ قطب الدین طبیب از قادیان۔ گواہ شد محمد اسحاق قادیان۔

نمبر وصیت ۲۰۵۲

میں روشن دین ولد لکھون قوم آرائیں ساکن بکھواں ڈاکخانہ کلانور تحصیل وضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری جائداد اسوقت منقولہ جوکہ ۲۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد روشن دین بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام قادر بیٹ لنگر خانہ۔ گواہ شد۔ خاکسار محمد الدین عفی اللہ عنہ کارکن لنگر خانہ بقلم خود۔ $\frac{۷}{۲۲}$ ۳۱

نمبر وصیت ۲۰۵۶

میں عائشہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب قوم ککے زئی ساکن قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد زیور قیمتی تین سو گیارہ روپیہ اور ایک سنگر مشین قیمتی ایکسو تیس روپیہ۔ کل چار سو اکتالیس روپیہ کی ہے۔

نوٹ۔ یہ مہر وصول ہوکر جائداد مذکورہ میں شامل ہے۔

عائشہ بی بی زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب۔ گواہ شد۔ محمد ایوب احمد بقلم خود گواہ شد۔ ظفر اسلام برادر بابو محمد ایوب احمد صاحب۔ $\frac{۱}{۲۲}$

نمبر وصیت ۲۰۵۵

میں حمیدہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب قوم ککے زئی ساکن قادیان شریف ڈاکخانہ قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد زیور قیمتی دو سو اکیاون روپیہ ہے۔ مہر بھی اس میں شامل ہے۔ العبد۔ حمیدہ زوجہ بابو محمد ایوب احمد صاحب۔ گواہ شد۔ محمد ایوب احمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ ظفر اسلام۔ یکم اکتوبر ۱۹۲۲ء

نمبر وصیت ۲۰۵۸

میں محمد ایوب احمد ولد محمد علی صاحب قوم ککے زئی ساکن قادیان شریف ڈاکخانہ قادیان شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد سات کنال اراضی ہے۔ جو تعمیر مکان کے لئے ہے۔

العبد۔ محمد ایوب احمد بقلم خود۔ گواہ شد محمد علی والد محمد ایوب احمد۔ گواہ شد۔ ظفر اسلام برادر محمد ایوب احمد صاحب۔ $\frac{۱۰}{۲۲}$

نمبر وصیت ۲۰۷۰

چراغ بی بی زوجہ غلام محمد قوم چوغطہ ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر اور زیور مبلغ دو سو روپیہ کا ہے۔ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۲۳ء۔ العبد۔ چراغ بی بی زوجہ غلام محمد مستری نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ غلام محمد مستری ولد شمس الدین قادیان۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ بابو ... محمد ولد عبدالحکیم مہاجر قادیان بقلم خود۔

نمبر وصیت ۲۰۷۳

میں شریف بیگم بنت ثناءاللہ۔ قوم جٹ ساکن بہلولپور ڈاک خانہ قلعہ صوبہ سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد جسقدر میرے مرنے کے وقت ہوگی۔ اسکے چھٹویں ۱/۶ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور جسقدر میں اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ وہ میرے حصہ وصیت کردہ میں مجرا ہوگا۔ اسوقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ گوکھڑو طلائی قیمتی پانچ صد روپیہ ہے۔ بالا طلائی قیمتی دو صد روپیہ۔ کانٹے طلائی ۲۲ روپیہ۔ انگوٹھیاں دو عدد قیمتی ۲۵ روپے۔ بٹن ۹ ماشہ قیمت ... روپے۔ تین ... کنال اراضی واقع موضع کوٹ ارائیاں متصل بہلولپور۔ جو بعوض ۶ سو روپیہ میرے پاس موجود ہے۔ پارچات و بستر و برتن قیمت یکصد پچاس روپیہ۔ ... پندرہ صد پچپن روپیہ ہوتے ہیں۔ ... روپیہ حق مہر ہے۔ مہر کا سارا روپیہ ... میں دینا چاہتی ہوں۔ تو کل ... جس میں یکصد ... روپیہ ... ادا کرتی ہوں۔ اور ... روپے

۷ روپے ۸ آنہ پائی لگایا ہوا۔ اسکے سوا کوئی جائداد میرے مرنے کے وقت موجود یا ثابت ہو۔ تو اسکے چھٹے حصہ پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ مورخہ ۲۶ ۲۳-۳۔ العبد شریف بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ عظمت اللہ بقلم خود۔ ساکن بہلولپور حال قادیان۔ فضل محمد ساکن بہلولپور ...

نمبر وصیت ۲۰۸۶

میں امیر بی بی زوجہ محمد جعفر قوم شیخ ... قادیان دارالامان حال ... تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میری مرنیکے بعد جسقدر میری جائداد متروکہ ہو۔ مثلاً زیورات۔ پارچات یا برتن۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کی جائیگی (۳) میری اسوقت موجودہ جائداد ۳۰ تولہ چاندی بشکل زیورات ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ۔ تعدادی بارہ عدد بالیاں نقری بوزن ۸ تولہ چاندی وصیت کے حصہ میں ادا کرتی ہوں۔ العبد۔ امیر بی بی بیوہ محمد جعفر قوم شیخ از قادیان دارالامان۔ گواہ شد۔ خاکسار عبدالرحیم پسر موصیہ مہاجر قادیان دارالامان بقلم خود ۱۸-۱۰-۲۳۔ گواہ شد۔ عبدالغفور پسر موصیہ مہاجر قادیان دارالامان

نمبر وصیت ۲۰۳۱

میں عبدالرحیم ولد شیخ غلام رسول قوم ککے زئی ساکن بٹالہ حال قادیان۔ ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے دسویں حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری ملکیت کے اراضی سکونتی مکان جس میں ایک چھوٹا چاہ آبنوشی بھی ہے۔ قریب دس مرلہ کے موضع ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور متصل مکان ... صاحب گردا مرحوم مالیت یکصد روپیہ کے ہے۔ ... تیسری حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ انجمن کو اختیار ہوگا۔ جب چاہے بیچ کر اپنا حصہ لیلے۔ علاوہ اسکے اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہوگا۔ کہ اسکے بھی اسیقدر حصہ کی مالک بنے۔ البتہ مرنے کے بعد پیدا کردہ جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جیسا کہ شروع ہذا میں لکھ چکا ہوں۔ علاوہ ازیں اپنی آمدنی کی دسویں حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ رقم ماہ مئی ۱۹۲۳ء کی تنخواہ سے ادا کرنی انشاءاللہ شروع کردی جاوے گی۔ ۲۴ اپریل ۱۹۲۳ء

العبد۔ عبدالرحیم محرر تعلیم و تربیت قادیان۔ بقلم خود۔
گواہ شد۔ شیخ عبدالستار نومسلم بقلم خود۔
گواہ شد۔ عبدالکریم مولوی۔ دستخط انگریزی حروف

نمبر وصیت ۲۰۳۲

میں ہاجرہ زوجہ عبدالرحیم قوم ککے زئی ساکن بٹالہ حال قادیان۔ ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف یکصد روپیہ ہے۔ جسکے میں تیسرے حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ اسکے اگر کوئی رقم یا جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی اسی قدر حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ مسماۃ ہاجرہ۔ نشان انگوٹھا۔ دست چپ ؛

گواہ شد۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ ہاجرہ جسنے وصیت کی ہے۔ میری عورت ہے۔ نشان انگوٹھا اسکے ہاتھ کا لگا ہوا ہے۔ اسقدر ہی اسکی رقم ہے۔ جو اس نے ظاہر کی ہے۔ فی الحال اسکی جائداد اس کے علاوہ نہیں ہے۔ بقلم خود عبدالرحیم محرر تعلیم و تربیت قادیان ؛

گواہ شد۔ غلام حیدر ؛

نمبر وصیت ۲۰۶۶

میں عبدالرحمن ولد حبیب اللہ قوم میر ساکن گوگن شوپیاں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری تنخواہ اسوقت پچاس روپیہ و سفر خرچ ۱۰ روپیہ روزانہ جبکہ ہیڈ کوارٹر پر نہ ہوں ماہوار ہے۔ ... اس میں ترقی ہوگی۔ اسکا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آج کی تاریخ سے داخل کرتا رہوں گا اور اس کے علاوہ جو جائداد بفضلہ تعالیٰ پیدا کرونگا اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ لہذا یہ چند حروف بطور وصیت تحریر کر دئیے ہیں کہ سند رہے۔ تحریر ۱۱ جون ۱۹۲۲ء

رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۱۵ آمین یا رب العالمین

العبد۔ عبدالرحمن میر احمدی فارسٹ ڈیمارکیشن آفیسر

گواہ شد۔ محمد شریف ... بقلم خود ؛

گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل احمدی ... بقلم خود ؛

نمبر وصیت ۲۰۶۷

... ولد عبدالحکیم قوم ... ساکن ... قادیان ڈاکخانہ ...

خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد مبلغ ... روپیہ ہے۔ علاوہ اس کے ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ ۲۸ جنوری ۱۹۲۳ء

العبد۔ بابو نور احمد ولد عبدالحکیم بقلم خود ؛ گواہ شد غلام محمد طبیب ولد عبداللہ ؛ گواہ شد۔ مستری غلام محمد مہاجر قادیان۔ ولد شمس الدین ؛

نمبر وصیت ۲۰۶۸

میں صاحب بیبی زوجہ بابو فخرالدین قوم گوندل زمیندار ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(الف) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکی پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(ب) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔

(ج) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی ایکہزار روپیہ۔ کپڑے قیمتی یکصد روپیہ۔

العبد۔ صاحب بیبی زوجہ بابو فخرالدین۔

گواہ شد۔ فخرالدین ہیڈ کلرک کیمل کور ۵۲ چھاؤنی لاہور۔

گواہ شد۔ محمد یعقوب ولد بابو فخرالدین قادیان دارالامان

گواہ شد محمد اسحاق ولد بابو فخرالدین فی الحال طالبعلم ؛

۱۰ مارچ ۱۹۲۳ء

اسلام کی اندرونی تصویر۔ آریہ رسالہ کا تحقیقی جواب ریویو آف ریلیجنز نومبر کے ... ایک مضمون ... شائقین محصولڈاک بھیجکر منگا لیں۔ دفتر تشحیذ قادیان ؛

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

شفاء بخار۔ جو ہر قسم کے بخار کو خدا کے فضل سے دو دن میں کھو دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔ شفاخانہ محمدی علیگڈھ

نو ایجاد مشین سیویاں،

جسکو نابالغ بچہ چلا سکتا ہے۔ عرصہ نو سال سے کارخانہ ہذا میں صرف یہی مشین طیار ہوتی ہے۔ اس سے اسکی قبولیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ قیمت فی مشین پیتل پالش شدہ سوراخ چھلنی ۱۲۰ ... سوراخ چھلنی ۲۱۲ والی ...

مینجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

سستی اینٹ مکان کیلئے خریدو!

احمدیہ سٹور نے مکان بنانے کیلئے سستی اینٹ مہیا کرنیکا انتظام کیا ہے۔ اسوقت ... فی ہزار بر اینٹ فروخت ہو رہی ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت سودا کریں۔ ان کو جنوری ۱۹۲۴ء میں انشاء اللہ اینٹ ... فی ہزار درجہ اول جس میں ۱۰ فیصدی معمول کے موافق درجہ دوم ہوگی۔ بھٹہ پر دی جائیگی۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ وہ خاکسار کو اطلاع دیں۔ سانچہ اینٹ کا قادیان میں اسوقت سب سے بڑا ہے۔ یعنی ... قیمت پیشگی ناظر بیت المال کے پاس جمع کرادیں۔ اینٹ شمار ہونے کے بعد وصول کرلی جائے گی ؛

خاکسار یعقوب علی مینجنگ ڈائرکٹر سٹور احمدیہ، قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف یکصد روپیہ ہے۔ جسکے میں تیسرے حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ اسکے اگر کوئی رقم یا جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی اسی قدر حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ مسماۃ ہاجرہ۔ نشان انگوٹھا۔ دست چپ ؛ گواہ شد۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ ہاجرہ جسنے وصیت کی ہے۔ میری عورت ہے۔ نشان انگوٹھا اسکے ہاتھ کا لگا ہوا ہے۔ اسقدر ہی اسکی رقم ہے۔ جو اس نے ظاہر کی ہے۔ فی الحال اسکی جائداد اس کے علاوہ نہیں ہے بقلم خود عبدالرحیم محرر تعلیم و تربیت قادیان ؛ گواہ شد۔ غلام حیدر ؛

نمبر وصیت ۲۰۴۴

میں عبدالرحمن ولد حبیب اللہ قوم میر۔ ساکن گگڑن شوپیاں کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری تنخواہ اسوقت پچاس روپیہ و سفر خرچ عہ روپیہ روزانہ جبکہ ہیڈ کوارٹر پر نہ ہوں۔ ماہوار ہے۔ اور آئندہ اس میں ترقی ہوگی۔ اسکا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آج کی تاریخ سے داخل کرتا رہوں گا۔ اور اس کے علاوہ جو جائداد بفضلہ تعالیٰ پیدا کروں گا اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ لہٰذا یہ چند حروف بطور وصیت تحریر کر دئے ہیں۔ کہ سند رہے۔ تحریر ۱۱ جون ۱۹۲۲ء

رب انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ آمین یا رب العٰلمین ۔

العبد۔ عبدالرحمن میر احمدی فارسٹ ڈیمارکیشن آفیسر ۔ گواہ شد۔ محمد شریف گجر نوالیہ بقلم خود ؛ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل احمدی سرینگر [illegible] بقلم خود ؛

نمبر وصیت ۲۰۶۷

[illegible] ولد عبدالحکیم قوم [illegible] ساکن قادیان ڈاک [illegible]

خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے نقد مبلغ مائتین ۲۰۰ روپیہ ہے۔ علاوہ اس کے ماہوری آمدنی کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ ۲۸ جنوری ۱۹۲۲ء

العبد۔ بابو نور احمد ولد عبدالحکیم بقلم خود ؛ گواہ شد۔ غلام محمد طبیب ولد عبداللہ ؛ گواہ شد۔ مستری غلام محمد مہاجر قادیان۔ ولد شمس الدین ؛

نمبر وصیت ۲۰۶۸

میں صاحب بیوی زوجہ بابو فخرالدین قوم گوندل زمیندار سکنہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(ا) میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(ب) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔

(ج) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور قیمتی ایکہزار روپیہ۔ کپڑے قیمتی یکصد روپیہ۔

العبد۔ صاحب بیوی زوجہ بابو فخرالدین۔ گواہ شد۔ فخرالدین ہیڈ کلرک کیمل کور ۵۲ چھاؤنی لاہور۔ گواہ شد۔ محمد یعقوب ولد بابو فخرالدین قادیان دارالامان۔ گواہ شد۔ محمد اسحاق ولد بابو فخرالدین فی الحال [illegible] ؛ ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء

اسلام کی اندرونی تصویر۔ آریہ رسالہ کا تحقیقی جواب ریویو بابت نومبر کے ایک مضمون دیا گیا ہے۔ شائقین محصولڈاک بھیجکر منگوالیں۔ دفتر تحفہ قادیان ؛

بیسویں صدی کی بہترین ایجاد

شفاء بخار۔ جو ہر قسم کے بخار کو خدا کے فضل سے دو دن میں کھو دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔ شفاخانہ محمدی علیگڈھ

نو ایجاد مشین سیویاں،

جسکو نابالغ بچہ چلا سکتا ہے۔ عرصہ نو سال سے کارخانہ ہذا میں صرف یہی مشین طیار ہوتی ہے۔ اس سے اسکی قبولیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ قیمت فی مشین پیتل پالش شدہ۔ سوراخ چھلنی ۱۲۰ صہ سوراخ چھلنی ۲۱۲ والی للعہ

منیجر کارخانہ مشین سیویاں قادیان پنجاب

سستی اینٹ مکان کیلئے خریدو

احمدیہ سٹور نے مکان بنانے کیلئے سستی اینٹ مہیا کرنیکا انتظام کیا ہے۔ اسوقت للعہ فی ہزار پر اینٹ فروخت ہو رہی ہے۔ جو صاحب ہماری معرفت سودا کریں۔ ان کو جنوری ۱۹۲۳ء میں انشاءاللہ اینٹ ۱۵ روپیہ فی ہزار درجہ اول جس میں ۱۰ فیصدی معمول کے موافق درجہ دوم ہوگی۔ بھٹہ پر دی جائیگی۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ وہ خاکسار کو اطلاع دیں۔ سانچہ اینٹ کا قادیان میں اسوقت سب سے بڑا ہے۔ یعنی ۹½ × ۴¾ × ۲¾ قیمت پیشگی ناظر بیت المال کے پاس جمع کرادیں۔ اینٹ شمار ہونے کے بعد وصول کر لی جائے گی ؛

خاکسار یعقوب علی منیجنگ ڈائرکٹر سٹور احمدیہ، قادیان

ان اشتہارات کے ذمہ دار مشتہر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنکھیں عجیب نعمت ہیں
اکسیر چشم تیار ہو گیا

ہمنے محض خدا کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح اول کا وہ نسخہ جسکو آپ بہت پسند فرماتے تھے تیار کیا ہے۔ اسکے اعلیٰ اجزاء ایک ممیرہ دوسرے موتی ہیں جو آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے واسطے از حد مفید ہیں۔ اس سرمہ کو حضرت موصوف اپنے مطب کے مریضوں پر ہمیشہ استعمال فرماتے تھے۔ اسکو اگر باقاعدہ استعمال کیا جائے تو دھند و غبار کو دور کرتا ہے۔ جالے کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ ککروں کو دور کرتا ہے۔ خارش چشم کو ہٹا کر ٹھنڈک پیدا کرتا ہے سرخی چشم کو دور کرکے ترو تازگی پیدا کرتا ہے۔ پلکوں کی موٹائی و سرخی کو ہٹاتا ہے۔ آنکھوں سے پانی بہنے اور کے آنکھ کو روک دیتا ہے۔ پلکیں کیسی ہی گلی سڑی ہوں اسکے متواتر استعمال سے بفضل خدا بالکل تندرست ہو جاتی ہیں۔ جن لوگوں کی بینائی کم ہوگئی ہو یا ہو رہی ہو۔ ایسے لوگ اس کا استعمال رکھیں انشاء اللہ نظر کی کمی کو دور کرکے اصلی حالت پر لاتا ہے۔ تندرست آنکھ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ آیندہ کے لیئے ضعف بصر سے محفوظ رہیں۔ غرض آنکھوں کے تمام امراض کو دور کرنے اور نظر کو بڑھانے کا عجیب آلہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ +

المشتہر نظام جان عبداللہ جان۔ دواخانہ معین الصحت قادیان ضلع گورداسپور

حبّ اٹھرا محافظ جنین

یہی ایک دوا ہے جس کے استعمال سے اٹھرا کی وہ نامراد بیماری جس کی میعاد اٹھارہ سال تک حکیم الامۃ کے تجربہ سے ثابت ہے نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور وہ گھر جن میں اولاد پیدا ہو کر بچپن ہی میں والدین کے دل کو داغ مفارقت دیکر داعی اجل کو لبیک کہتی ہو۔ اور وہ گھر جنہیں مردہ بچے پیدا ہوتے ہوں یعنی جن کے گھر میں مرض اسقاط کی عادت ہوگئی یا وہ گھر جن میں ہمیشہ لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ اور وہ جنکو بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو۔ اور وہ مایوس انسان جو کمزوری اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اور وہ گھر جنمیں بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ یہ محافظ جنین ان تمام امراض کے لیئے تریاق اعظم ہے۔ اسکے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہوگئے اور آباد ہو رہے ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اسکے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل جاتی رہتی ہے اور باقی تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ ان امراض کے دور کرنے کی لاثانی دوائی ہے اسکے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ مضبوط اور تندرست پیدا ہوتا ہے اور بفضل خدا تمام امراض سے محفوظ رہتا اور عمر طبیعی کو پہنچکر والدین کے لیئے ٹھنڈک قلب کا موجب ہوتا ہے۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت کم رکھی ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے۔ دوستو منگواؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔

قیمت فی تولہ عہ۔ ایام حمل در رضاعت میں کل چھ تولہ خرچ ہوتی ہے۔ چھ تولہ ایک دفعہ منگوانے والے کو خاص رعایت اور تین تولہ تک محصول ڈاک نہ لیا جاویگا +

المشتہر نظام جان عبداللہ جان مالک دوائی خانہ معین الصحت قادیان ضلع گورداسپور

آریوں اور سکھوں میں تبلیغ کیلئے بہترین کتابیں

یہ مفصلہ ذیل کتب جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور سابق سردار ودوان گرنتھ چاری کی وہ معرکۃ الآرا تصانیف ہیں جنہوں نے غیر مذاہب کی جڑ ہلا دی ہیں۔ آریہ مذہب کی حقیقت عہ۔ پروفیسر رام دیو کے چھ سوالوں کا جواب ۳ر ہندو دھرم اور ویدوں پر ایک تنقیدی نظر ۲ر۔ وید اور قربانی از قرآن اور وید کا مقابلہ از ملفوظ نانک کا مذہب عہ ست اپدیش عہ سوانح عمری بابا نانک عہ ٹریکٹ سکھوں سے مباحثہ از مسلمان کے مسلمان سکھوں پر ۵ر اور کی گرنتھ کا ترجمہ انگلش فریداران سے محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

غازی محمود دھرمپال

صاحب بی۔ اے کی مصنفہ کتب کے پڑھنے سے آپ کو ہندو مذہب کی اندرونی تصویر پورے طور سے نظر آجائیگی۔ ہندو مذہب کے متعلق اگر آپ ماہر بننا چاہتے ہیں تو آج ہی مندرجہ ذیل کتب کیلئے آرڈر ارسال فرمایئے۔

کفر توڑ ۵ر بت شکن مجلد ۸ر سرتوڑ مجلد ۸ر جیون ۸ر۔ رگوید کا اردو ترجمہ مع منسوب مدرکا اعتراض ۲ر مصنفہ میر قاسم علی صاحب۔ کرتوت مصنفہ سیتا ۴ر

المشتہر خیر نظر بک ایجنسی بھاٹی دروازہ لاہور

آریوں کے خلاف زبردست کتابیں

تصدیق براہین احمدیہ مجلد ۲ر نور الدین عہ آریہ مذہب کی حقیقت عہ تفسیر نور عہ۔ نسیم دعوت ۵ر بت شکن ۸ر شیت گن ۲ر عظمت القرآن ۱ر ایک روپیہ کے ۲۱۔ معرفۃ ذو الجلال ہر دو حصہ ۸ر شری نشکلنک اوتار ۸ر کرشن لیلا ۸ر رسالہ نیوگ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن ۳ر تعلیم الاسلام مع ضمیمہ ۲ر ضرورت زمانہ عہ قیامت صبح دمادم ۲ر گوشت خوری ۸ر سرمہ چشم آریہ عہ کسر صلیب ۲ر نصیر شاہ

پتہ قادیان - نوٹ بار مہدی۔ جہاز مہدی۔ انکھیاں کون منانے عقدہ جات فی۔ در ہمارے ہاں ہی ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

224

آنکھیں عجیب نعمت ہیں
اکسیر چشم تیار ہو گیا

ہم نے محض خدا کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح اول کا وہ نسخہ جسکو آپ بہت پسند فرماتے تھے تیار کیا ہے۔ اسکے اعلیٰ اجزاء ایک ممیرہ دوسرے موتی ہیں جو آنکھوں کی ہر ایک بیماری کے واسطے از حد مفید ہیں۔ اس سرمہ کو حضرت موصوف اپنے مطب کے مریضوں پر ہمیشہ استعمال فرماتے تھے۔ اسکو اگر باقاعدہ استعمال کیا جائے تو دھند و غبار کو دور کرتا ہے۔ جالے کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ ککروں کو دور کرتا ہے۔ خارش چشم کو ہٹا کر ٹھنڈک پیدا کرتا ہے سرخی چشم کو دور کرکے تر و تازگی پیدا کرتا ہے۔ پلکوں کی موٹائی و سرخی کو ہٹاتا ہے۔ آنکھوں سے پانی بہنے کو روک دیتا ہے۔ پلکیں کیسی ہی گلی سڑی ہوں اسکے متواتر استعمال سے بفضل خدا بالکل تندرست ہو جاتی ہیں۔ جن لوگوں کی بینائی کم ہو گئی ہو یا ہو رہی ہو۔ ایسے لوگ اس کا استعمال رکھیں انشاء اللہ نظر کی کمی کو دور کرکے اصلی حالت پر لاتا ہے۔ تندرست آنکھ میں اسکا استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ آئندہ کے لیئے ضعف بصر سے محفوظ رہیں۔ غرض آنکھوں کے تمام امراض کو دور کرنے اور نظر کو بڑھانے کا عجیب آلہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ +

المشتہر نظام جان عبد اللہ جان۔ دواخانہ معین الصحت قادیان ضلع گورداسپور

حب اٹھرا محافظ جنین

یہ ایک دوائی ہے جس کے استعمال سے اٹھرا کی وہ نامراد بیماری جس کی میعاد اٹھارہ سال تک حکیم الامۃ کے تجربہ سے ثابت ہے نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اور وہ گھر جن میں اولاد پیدا ہو کر بچپن ہی میں والدین کے دل کو داغ مفارقت دیکر داعی اجل کو لبیک کہتی ہو۔ اور وہ گھر جنمیں مردہ بچے پیدا ہوتے ہوں یعنی جن کے گھر میں مرض اسقاط کی عادت ہو گئی یا وہ گھر جن میں ہمیشہ لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ اور وہ جنکو بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو۔ اور وہ مایوس انسان جو کہ محرومی اولاد کے باعث ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتے ہوں۔ اور وہ گھر جنمیں بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ یہ محافظ جنین ان تمام امراض کے لیئے تریاق اعظم ہے۔ اسکے استعمال سے بیشمار گھر خدا کے فضل سے آباد ہو گئے اور آباد ہو رہے ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اسکے استعمال سے اٹھرا کی بیماری بالکل جاتی رہتی ہے اور باقی تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں۔ اور یہ ان امراض کے دور کرنے کی لاثانی دوائی ہے اسکے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ مضبوط اور تندرست پیدا ہوتا ہے اور بفضل خدا تمام امراض سے محفوظ رہتا اور عمر طبعی کو پہنچکر والدین کے لیئے ٹھنڈک قلب کا موجب ہوتا ہے۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت کم رکھی ہے تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے۔ دوستو منگواؤ اور فائدہ اٹھاؤ۔

قیمت فی تولہ عہ۔ ایام حمل و رضاعت میں کل چھ تولہ خرچ ہوتی ہے۔ چھ تولہ ایک دفعہ منگوانے والے کو خاص رعایت دی جاتی ہے تو لہ تک محصول ڈاک نہ لیا جائے گا +

المشتہر حکیم عبد اللہ جان مالک دوائی خانہ معین الصحت قادیان ضلع گورداسپور

آریوں اور سکھوں میں تبلیغ کیلئے بہترین رسائل و کتابیں

یہ مندرجہ ذیل کتب جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور سابق سردار ودوان بریم باری کی وہ معرکۃ الآرا تصانیف ہیں جو غیر مذاہب کی جڑ ہلا دی ہیں۔ آریہ مذہب کی حقیقت عہ۔ پروفیسر رام دیو کے چیلنج سوالوں کا جواب بہت عہ ۔ ہندو دھرم اور حیرانی اور تعصب گاڑے پر تنقیدی نظر ۲ر۔ وید اور قربانی از قرآن اور وید کا مقابلہ از ۔ نانک کا مذہب عجیب ست ایڈیشن عہ ۔ سوانح عمری بابا نانک پر آریوں سے مباحثہ از رسالہ نور کے ۔ مسلمان سکھوں پر مہربانی کی تحریر ترجمہ انکی خرید نیوا لوں سے محصول ڈاک معاف۔ ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

غازی محمود دھرم پال

صاحب بی۔ اے کی مصنفہ کتب پڑھنے سے آپ کو ہندو مذہب کی اندرونی تصویر پورے طور پر نظر آ جائیگی۔ ہندو مذہب کے مقابلہ میں کامیاب مناظر بننا چاہتے ہیں تو آج ہی مندرجہ ذیل کتب کیلئے منی آرڈر ارسال فرمایئے۔

کفر توڑ ۲ حصہ ۸ر بت شکن جیسٹرڈ ۸ر سر توڑ رجسٹرڈ ۸ر جبر مالا ۔ ریگ وید کا اردو ترجمہ ۔ انیسویں صدی کا مہارشی مصنفہ مہرق آتمی تھا ۔ کر توڑ مصنفہ حسین میر ۴ر

المشتہر چوہدری غلام محمد کتب خانہ بھاٹی دروازہ لاہور

آریوں کے خلاف زبردست کتابیں

تصدیق براہین احمدیہ ہر دو حصہ ۱۲؍ نور الدین عہ آریہ مذہب کی حقیقت عہ۔ تفسیر نور عہ۔ نسیم دعوت ۵ر بت شکن ۸ر تشین گن ۲ر عظمت القرآن از ایک روپیہ کے ۲۱۔ صاعقہ ذو الجلالی ہر دو حصہ ۸ر شری نہ کلنک دو تا ۳ر کرشن لیلا ۔ رسالہ نیوگ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن ۲ر تعلیم الاسلام معہ ضمیمہ ۱۲ ار ضرورت زمانہ عہ قرامت نوح و نادہ ۲ر گوشت خوری ۳ر سر چشمہ آریہ ۲ر کسر صلیب ۴ر۔ تفسیر ثنائیہ قادیان ۔ نوٹ مہدی۔ جہاز مہدی۔ ملکیاں کون مٹا صدقہ جادوان وغیرہ تیار ہو رہی ہیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ مضمون صفحہ ۸

کانگریس میں یہ شرط پیش کی تھی۔ کہ اگر مسلمان مبلغین واپس آجائیں تو ہم بھی اپنے آدمی واپس بلالیں گے۔ جس کا جواب مسلمان لیڈروں نے یہ دیا تھا۔ کہ ہم اپنے مبلغین واپس بلانے کو تیار ہیں لیکن جماعت احمدیہ پر ہمارا کچھ اختیار نہیں ہے۔ جس پر سوامی جی نے کہا۔ کہ جب وہ لوگ واپس نہیں آسکتے تو ہم اپنے آدمی کیونکر واپس بلا سکتے ہیں۔ اسوجہ سے تحریک شدھی مسدود نہیں کی گئی۔ مولوی جمال الدین صاحب نے فرمایا کہ میں بذات خود کانگریس میں موجود تھا۔ اب غور کیجئے کہ جب سوامی جی نے کانگریس میں تحریک شدھی پر بحث کرتے ہوئے اپنے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کو ہی سمجھا۔ اور اپنے آدمیوں کے واپس بلا لینے کو جماعت احمدیہ کے مبلغین کے واپس آنے کے ساتھ مشروط کر دیا۔ اور اسوقت سوامی جی نے نہ تو لیڈروں کی بات کا پاس کیا اور نہ دوسری اسلامی جماعتوں کا۔ تو مباحثہ کے بارہ میں بھی جب جماعت احمدیہ نے بڑی شد و مد سے آمادگی کا اظہار کیا۔ اور سوامی جی کی تمام معقول اور غیر معقول پیش کردہ شرائط کو منظور کر لیا تو ان واقعات کے ہوتے ہوئے ایک عقلمند آدمی اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے کہ [illegible] کے مطابق سوامی جی کی باتیں ہی باتیں تھیں جنکی آڑ لیکر انھوں نے مباحثہ سے جان بچائی۔ اور جو آریوں کے لئے ایک شرمناک شکست اور ہزیمت کا باعث ہوئی۔ اسپر تمام مسلمانوں نے اللہ اکبر اور [illegible] کے نعرے لگائے۔

پنڈت رامچندر جی سے مباحثہ

اس گفتگو کے اختتام پر مباحثہ شروع ہوا سارے مباحثہ میں پنڈت جی کی یہ کوشش رہی کہ کسی طرح سے مسلمانوں میں نفاق ڈلوائیں۔ ہمارا خیال تھا کہ پنڈت جی اسلام کی صداقت۔ قرآن مجید کی حقانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے پر کچھ شکوک اور اعتراض پیش کریں گے۔ لیکن پنڈت جی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب چشمہ معرفت کی ایک عبارت کی آڑ لی۔ اور آخر دم تک اسی پر اڑے رہے۔ ہمارے شیر دل مناظر مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے ترکی بہ ترکی ایسے جواب دئے کہ پنڈت جی کو اپنے اعتراض کی حقیقت معلوم ہوگئی اور پبلک نے آسانی سے سمجھ لیا کہ

مختصر خبریں

— ۲ر نومبر کے "الفضل" میں جس بوٹا رام کے ایک شر انگیز ٹریکٹ کی طرف گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلائی گئی تھی۔ اسکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔ اور وہ حوالات میں ہے۔

— اخبار "کیسری" کی در بندی کرکے پولیس نے تلاشی لی ہے۔

— پنڈت مالویہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہوگئے ہیں۔

— سرکار کی طرف سے اکالیوں کے خلاف جو استغاثہ دائر کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ نابھ کے متعلق پروپیگنڈا کرنے کے لئے شرومنی گوردوارہ کمیٹی اخبار کیسری کو تین سو روپیہ ماہوار اور نیشن انگریزی روزانہ اخبار کو چھ سو روپیہ ماہوار دیتی تھی۔

— سابق وزیر اعظم مسٹر بونر لا لندن میں فوت ہوگئے۔ ان کی لاش دفن کرنے کے بجائے جلائی گئی۔

— قسطنطنیہ کے اخبارات نے انگورہ کے اعلان جمہوریت پر رائے زنی کی ہے کہ یہ طریق حکومت اصول اسلام کے مطابق نہیں۔

— "ملاپ" بیان کرتا ہے کہ امرتسر کے ہندوؤں نے آریہ سماج مندر لوہ گڑھ میں حلف اٹھایا ہے کہ وہ آئندہ کسی مسلمان حجام سے حجامت نہیں بنوائیں گے اور کسی گائے کھانے والے (یعنی مسلمان) کے ساتھ نہیں لگیں گے۔

— بلغاریہ کے سابق وزیر ڈاکٹر نکولس کو قتل کر دیا گیا۔

— ببنا سنگھ ببر اکالی لیڈر کی گرفتاری کے سلسلہ میں جو پانچ کانسٹیبل بم سے ہلاک ہوئے انکے ورثاء کو گورنمنٹ پنجاب نے ایک ایک مربع زمین دینا منظور کیا ہے۔ چھٹے کانسٹیبل کا سوائے بوڑھے ماں باپ کے کوئی وارث نہیں ان کو پنشن ملے گی۔

— اخبار "کیسری" نے شائع کیا ہے کہ سردار ہرجس سنگھ اٹاری کو سرکاری طور پر [illegible] سنگھ کے پاس [illegible]

بھیجا گیا کہ وہ ان سے کہیں کہ اگر آپ لوگ نابھ کے معاملات سے دست بردار ہو جائیں تو سرکار آپ کو رہا کر دے گی۔ اور شرومنی کمیٹی اور اکالی دل کے خلاف احکام واپس لے لے گی۔ مگر یہ داستان بالکل بے بنیاد ہے۔

— حکیم اجمل خاں صاحب بوجہ بینائی کم ہو جانے کے ڈاکٹر متھرا داس موگہ سے اپریشن کرانے والے ہیں۔

— وائسرائے صاحب بہادر نے گورنر صاحب پنجاب کو اپنی خوشنودی کی اطلاع بذریعہ تار دی ہے اور لکھا ہے کہ آپ کا پنجاب میں اچھا استقبال ہوا اور جو کچھ آپ نے لاہور اور لائل پور میں دیکھا اس سے آپ مسرور ہوئے۔

— "ویسٹرن میل" کو معلوم ہوا ہے کہ ایڈورڈ میکلیگن کے بعد آنریبل سر جان میفی چیف کمشنر شمالی مغربی سرحدی صوبہ پنجاب کے گورنر ہوں گے۔

— ۷ر نومبر کو بمبئی میں لارڈ لی چیئرمین رائل کمیشن معہ لیڈی اور سر ریجنلڈ کریڈک اور دیگر ممبران کمیشن علاوہ اطلاعی عملہ کے پہنچ گئے ہیں۔

— الہ آباد کے تارکین موالات نے کوشش کی کہ وائسرائے کی آمد الہ آباد پر ہڑتال کریں مگر ناکام رہے۔ مسلمان دوکانداروں نے تارکین موالات کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

— لندن کی ۳۱ر اکتوبر کی خبر ہے کہ آج ہز مجسٹی شہنشاہ معظم نے کرنیل لیزلی ولسن کو شرف باریابی بخشا ہے جب آپکو گورنر بمبئی کا عہدہ عطا فرمایا گیا تو کرنل موصوف نے بادشاہ کی دست بوسی کی۔

— خبر ہے کہ سید مخدوم راجن بخش شاہ صاحب جو گزشتہ لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن تھے دوبارہ بلا مقابلہ ممبر اسمبلی مقرر ہوگئے۔

— خواجہ کمال الدین صاحب ولایت سے واپس آگئے اور لاہور پہنچ گئے ہیں۔

— یکم نومبر کو پیغام صلح کا مقدمہ لالہ شنکر داس کی طرف سے [illegible] عدالت میں پیش ہوا۔ استغاثہ کے تین گواہوں کی شہادت قلمبند کی گئی۔ پیغام صلح کی طرف سے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر

باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ مضمون صفحہ ۸

کانگرس میں یہ شرط پیش کی تھی کہ اگر مسلمان مبلغین واپس آجائیں تو ہم بھی اپنے آدمی واپس بلالیں گے۔ جس کا جواب مسلمان لیڈروں نے یہ دیا تھا۔ کہ ہمارے مبلغین واپس بلانے کو تیار ہیں لیکن جماعت احمدیہ پر ہمارا کچھ اختیار نہیں۔ جس پر سوامی جی نے کہا۔ کہ جب وہ لوگ واپس نہیں آسکتے تو ہم اپنے آدمی کیونکر واپس بلا سکتے ہیں۔ اسی وجہ سے تحریک شدھی مسدود نہیں کی گئی۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے فرمایا کہ میں بذات خود کانگرس میں موجود تھا۔ اب غور کیجئے کہ جب سوامی جی نے کانگریس میں تحریک شدھی پر بحث کرتے ہوئے اپنے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کو ہی سمجھا۔ اور اپنے آدمیوں کے واپس بلالینے کو جماعت احمدیہ کے مبلغین کے واپس آنے کے ساتھ مشروط کر دیا۔ اور اُسوقت سوامی جی نے نہ تو لیڈروں کی بات کا پاس کیا اور نہ دوسری اسلامی جماعتوں کا۔ تو مباحثہ کے بارہ میں بھی جب جماعت احمدیہ نے بڑی شدومد سے آمادگی کا اظہار کیا۔ اور سوامی جی کی تمام معقول اور غیر معقول پیش کردہ شرائط کو منظور کر لیا۔ تو ان واقعات کے ہوتے ہوئے ایک عقلمند آدمی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ [illegible] کے مطابق یہ سوامی جی کی باتیں ہی باتیں تھیں جنکی آڑ لیکر انھوں نے مباحثہ سے جان بچائی۔ اور جو آریوں کے لیے ایک شرمناک شکست اور ہزیمت کا باعث ہوئی۔ پھر تمام مسلمانوں نے اللہ اکبر اور سبحان اللہ کے نعرے لگائے۔

پنڈت رامچندر جی سے مباحثہ

اس گفتگو کے اختتام پر مباحثہ شروع ہوا سارے مباحثہ میں پنڈت جی کی یہ کوشش رہی کہ کسی طرح سے مسلمانوں میں نفاق ڈلوائیں۔ ہمارا خیال تھا کہ پنڈت جی اسلام کی صداقت۔ قرآن مجید کی حقانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول برحق ہونے پر کچھ شکوک و اعتراض پیش کریں گے۔ لیکن پنڈت جی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب چشمہ معرفت کی ایک عبارت پڑھی۔ [illegible] ہمارے مشہور مناظر مولوی عمرالدین شملوی نے ترکی بہ ترکی ایسا جواب دیا کہ پنڈت جی کو اپنے اعتراض کی حقیقت معلوم ہوگئی اور پبلک نے آسانی سے سمجھ لیا کہ

مختصر خبریں

— ۶ ر نومبر کے "الفضل" میں جس بوٹا رام کے ایک شرارت انگیز ٹریکٹ کی طرف گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلائی گئی تھی۔ اسکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔ اور وہ حوالات میں ہے۔

— اخبار "کیسری" کی دربندی کر کے پولیس نے تلاشی لی ہے۔

— پنڈت مالویہ اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔

— سرکار کی طرف سے اکالیوں کے خلاف جو استغاثہ دائر کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ نابھہ کے متعلق پروپیگنڈا کرنے کے لیے شرومنی گوردوارہ کمیٹی، اخبار کیسری کو تین سو روپیہ ماہوار اور نیشن انگریزی روزانہ اخبار کو چھ سو روپیہ ماہوار دیتی تھی۔

— سابق وزیر اعظم مسٹر بونر لا لندن میں فوت ہو گئے۔ ان کی لاش دفن کرنے کے بجائے جلائی گئی۔

— قسطنطنیہ کے اخبارات نے انگورہ کے اعلان جمہوریت پر رائے زنی کی ہے کہ یہ طریق حکومت اصول اسلام کے مطابق نہیں۔

— "ملاپ" بیان کرتا ہے کہ امرتسر کے ہندوؤں نے آریہ سماج مندر لوہ گڑھ میں حلف اُٹھایا ہے کہ وہ آیندہ کسی مسلمان حجام سے حجامت نہیں بنوائیں گے اور کسی گائے کھانے والے (یعنی مسلمان) کے ساتھ نہیں لگیں گے۔

— بلغاریہ کے سابق وزیر ڈاکٹر [illegible] کو قتل کر دیا گیا۔

— دہنا سنگھ ببر اکالی لیڈر کی گرفتاری کے سلسلہ میں جو پانچ کانسٹبل بم سے ہلاک ہوئے انکے ورثاء کو گورنمنٹ پنجاب نے ایک ایک مربع زمین دینا منظور کیا ہے۔ چھٹے کانسٹبل کا سوائے بوڑھے ماں باپ کے کوئی وارث نہیں ان کو پنشن ملے گی۔

— اخبار "کیسری" نے شائع کیا ہے کہ سردار ہربنس سنگھ [illegible] جو سرکاری عہدہ پر سرفراز تھا۔ سنگھ کے پاس [illegible] بھیجا گیا کہ وہ ان سے کہیں کہ اگر آپ لوگ نابھہ کے معاملات سے دست بردار ہو جائیں تو سرکار آپ کو رہا کر دے گی۔ اور شرومنی کمیٹی اور اکالی دل کو خلاف احکام واپس لے لے گی۔ مگر یہ داستان بالکل بے بنیاد ہے۔

— حکیم اجمل خان صاحب بوجہ بینائی کم ہو جانے کے ڈاکٹر متھرا داس موگے سے اپریشن کرانے والے ہیں۔

— وائسرائے صاحب بہادر نے گورنر صاحب پنجاب کو اپنی خوشنودی کی اطلاع بذریعہ تار دی ہے اور لکھا ہے کہ آپ کا پنجاب میں اچھا استقبال ہوا اور جو کچھ آپ نے لاہور اور لائلپور میں دیکھا اس سے آپ مسرور ہوئے۔

— "ایسٹرن میل" کو معلوم ہوا ہے کہ ایڈورڈ میکلیگن کے بعد آنریبل سرجان میفی چیف کمشنر شمالی مغربی سرحدی صوبہ پنجاب کے گورنر ہوں گے۔

— ۲ر نومبر کو بمبئی میں لارڈ لی چیئرمین رائل کمیشن معہ لیڈی اور سر ایجنلڈ کریڈک اور دیگر ممبران کمیشن علاوہ اطلاعی علاء کے پہنچ گئے ہیں۔

— الہ آباد کے تارکین موالات نے کوشش کی کہ وائسرائے کی آمد الہ آباد پر ہڑتال کریں مگر ناکام رہے۔ مسلمان دوکانداروں نے تارکین موالات کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

— لندن کی ۳۱ راکتوبر کی خبر ہے کہ آج ہز مجسٹی شہنشاہ معظم نے کرنل لیزلی ولسن کو شرف باریابی بخشا ہے جب آپکو گورنر بمبئی کا عہدہ عطا فرمایا گیا تو کرنل موصوف نے بادشاہ کی دست بوسی کی۔

— خبر ہے کہ سید مخدوم راجن بخش شاہ صاحب جو گزشتہ لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن تھے دوبارہ بلا مقابلہ ممبر اسمبلی مقرر ہو گئے۔

— خواجہ کمال الدین صاحب ولایت سے واپس آگئے اور لاہور پہنچ گئے ہیں۔

— یکم نومبر کو پیغام صلح کا مقدمہ لالہ شنکر داس [illegible] عدالت میں پیش ہوا۔ استغاثہ کے تین گواہوں کی شہادت قلمبند کی گئی۔ پیغام صلح کی طرف سے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر

باہتمام شیخ عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا